مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

[Classic Urdu Material WhatsApp Channel]

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کیجیے لنک نیچے ہے

[Classic Urdu Novels]

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

دل کا سکون

منیبہ صارف

اب اٹھ بھی جاؤ نازلی نیند بھی اب تم سے تنگ آگئی ہو گی پر تم ہو جس پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا، نازیہ بیگم کھڑکی کھول کر اس کی طرف آتی ہیں

اُف ہو اماں تھوڑا تو سونے دیا کریں سورج سے پہلے تو آپ آجاتی ہیں، وہ اپنی آنکھیں ملتے ہوئے اٹھتی ہے

بس یہی بولنے میں وقت مت برباد کرو اور اٹھ کر تیار ہو جاؤ ورنہ حویلی والے کام سے نکال دیں گے جانتی ہو نا کہ ہم سب کا گزارہ وہیں سے ہوتا ہے، نازیہ بیگم کمبل کو فولڈ کرتی ہیں

جانتی ہوں آپ روز روز یہی کہہ کر مجھے ڈرا دیتی ہیں، اب چھوڑیں اور بتائیں ابا کہاں ہیں؟ وہ چارپائی سے اٹھ کر دوپٹہ اوڑھتی ہے، چھوٹے گھنگھریالے بال، گندمی رنگت، بھوری آنکھیں وہ تائیس سال کی حسین لڑکی تھی

کسی دفتر تو جاتے نہیں حویلی ہی گئے ہیں تم بھی قدم بڑھاؤ میں بھی چادر اوڑھ کر ابھی آئی، وہ نازلین کو کہہ کر کمرے سے نکل گئیں اور نازلی بھی سر جھٹکتی تیار ہونے چلی گئی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

لگتا ہے تمہیں مرنے کا بہت ہی شوق ہے سعید ہاشم ورنہ تم میرے فیصلے کے خلاف جانے کی بات نہ کرتے، جہانگیر چودھری کی رعب دار آواز وہاں موجود سب لوگوں کے کانوں میں گونجتی ہے

مجھے میری زمین چاہیئے، ہر حال میں فیصلہ میرے حق میں ہو تو اچھا ہے، سعید ہاشم اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہیں

تم نے سنا نہیں بھائی صاحب نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے اور اب تمہیں یہ ماننا پڑے گا سمجھے، جہانزیب چودھری اسے پھر سے یاددہانی کرواتے ہیں

مجھے نہیں ماننا میں تو اپنی مرضی کروں گا تم لوگ جو کر سکتے ہو کرو، سعید ہاشم ضد پر اڑے ہوئے تھا

تم چھوڑ دو اسے جہانزیب اسے تو دراب ہی سمبھال لے گا، جہانزیب چودھری کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ جہانگیر چودھری انھیں روک لیتے ہیں

چلیں بھائی صاحب اب یہاں مزید رکنا ہماری شان کے خلاف ہے، جہانزیب چودھری کے کہتے ہی جہانگیر چودھری اور وہ اٹھ کر چل دیتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے آدمی بندوقوں کو اٹھائے ان کے پیچھے چل دیئے

گاؤں میں بنی ایک خوبصورت حویلی کا یہ منظر تھا اس حویلی میں جہانگیر چودھری جنہیں سارے گاؤں والے بڑے چودھری کہتے تھے اور ان کے چھوٹے بھائی جہانزیب چودھری یعنی چھوٹے چودھری

اپنی پوری شان سے رہتے تھے جہانگیر چودھری کی شادی ان کی پسند کے مطابق پروین بیگم سے ہوئی تھی وہ دونوں بہت خوش تھے پر پروین بیگم جہانگیر چودھری کو ان کا وارث دیتے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئیں جہانگیر چودھری نے اس کا نام شہروز چودھری رکھا جو اب بتیس سال کا مضبوط مرد بن گیا تھا، جہانزیب چودھری کی شادی ان کی برادری میں سائرہ بیگم سے ہوئی تھی ان کے دو بچے تھے تیس سالہ بڑا بیٹا دراب چودھری اور چھبیس سالہ چھوٹی بیٹی مالا چودھری پورا گاؤں اپنے مسائل لے کر بڑے چودھری کے پاس آتا تھا جنہیں بڑے چودھری، چھوٹے چودھری اور دراب مل کر حل کرتے تھے شہروز چودھری کو وہ سب ان کاموں سے جتنا ہو سکتا تھا دور ہی رکھتے تھے کیونکہ اس کا غصہ سب کو جلا دینے والا تھا

کیا بنا رہیں ہیں موم؟ مالا کچن میں آتی ہے جہاں پر سائرہ بیگم چائے بنانے میں مصروف تھیں

تمہارے ڈیڈ اور بھائی صاحب کے لیے چائے بنا رہی ہوں بس بن ہی گئی ہے اب لے جا رہی ہوں، وہ کپ ٹرے پر رکھتی ہیں

آپ کیوں میں لے جاتی ہوں، مالا بڑھ کر ٹرے اٹھاتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہمم تم اگر بھائی صاحب کو تایا سمجھ کر ان کی خدمت کرتی ہو تو اچھی بات ہے پر اگر کوئی اور بات تمہارے ذہن میں ہے تو اسے مٹا دو اس طرح تم صرف برباد ہو گی، سائرہ بیگم کی بات پر مالا کے قدم رکتے ہیں

میرے بس میں نہیں ہے موم میں شہروز کو پسند کرتی ہوں اور اس کے لیے کچھ بھی کروں گی، وہ اپنی بات پر اٹل ہوتی ہے

تم کوشش کر سکتی ہو پر کوئی امید نہیں مان لو اگر شہروز تم سے شادی کر بھی لیتا ہے تو بعد میں اگر اسے تمہاری کوئی بھی بات بری لگی کچھ بھی ہوا تو اس کے غصے سے تمہیں ہم کیا بھائی صاحب بھی نہیں بچا سکیں گے اور یہی ڈر مجھے تمہیں روکنے پر مجبور کرتا ہے، سائرہ بیگم افسردہ ہوتی ہیں

بے فکر رہیں شادی سے پہلے یا بعد میں پر میں اسے منا لوں گی

تم اسے مناؤ یا نا مناؤ پر اگر چائے ٹھنڈی ہوئی تو میں چائے پھر سے نہیں بنانے والی جاؤ، مالا ٹرے اٹھائے باہر لان میں چلی آتی ہوں جہاں جہانگیر چودھری اور جہانزیب چودھری بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے

آپ لوگوں کے لیے چائے لائی ہوں، مالا ٹرے ان کی طرف بڑھاتی ہے

تم ہمیشہ میرے کہنے سے پہلے کام کر دیتی ہو خوش رہو، بڑے چودھری مسکراتے ہوئے چائے کا کپ لیتے ہیں

بچپن سے ہی اس حویلی کے اصولوں اور آپ کی عادات سے واقف ہوں تایا جان اس میں کوئی بڑی بات نہیں، وہ چائے کا کپ اٹھا کر چھوٹے چودھری کو دیتی ہے

ہمم بہت اچھے ؟ اور دراب نہیں آیا؟ بڑے چودھری چائے کی ایک سیپ لیتے ہیں

لالا ابھی تک تو نہیں ارے وہ دیکھیں لالا کو یاد کیا تو وہ آ گئے، مالا بولتے ہوئے دراب کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ان کی طرف ہی آ رہا تھا، نیلے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس، بڑی بڑی کالی مونچھیں، کالی داڑھی پاؤں میں کالی چپلیں اور ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی جو اس وقت سورج کی روشنی میں چمک رہی تھی

اسلام علیکم، دراب صوفے پر براجمان ہوتا ہے

وعلیکم السلام تمہارے چہرے کی چمک بتا رہی ہے کہ ہمیشہ کی طرح تم نے یہ مسئلہ بھی آسانی سے سلجھا لیا ہے، بڑے چودھری اس کی مسکان س بھانپ لیتے ہیں

جی تایا جان یہ کوئی مسلئہ تھا ہی نہیں میں نے سعید ہاشم کو اپنے طریقے سے سمجھایا ہے بے چارہ مان ہی گیا، وہ اطمینان سے جواب دیتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

لالا میں آپ کے لیے بھی چائے لاتی ہوں، مالا خالی ٹرے پکڑے اندر چلی جاتی ہے

اٹھ جاؤ، وہ ڈیسک پر سر رکھے ہوئے مزے سے سو رہی تھی جب ماریہ اس کے کان میں چیختی ہے

کیوں صبح صبح کے ٹائم اٹھا رہی ہو سونے دو نا، وہ معصوم سا چہرہ بنا کر کہتی ہے، گندمی رنگت، نین نقش بلا کے خوبصورت، بھوری رنگ کی آنکھیں، ہونٹوں کے اوپر بنا کالا تِل وہ اٹھارہ سالہ لڑکی خود کو دوپٹے سے اچھی طرح ڈھانپے ہوتی ہے

کیا یہ تمہیں صبح صبح لگ رہی ہے؟ ارے اب تو یونی کی چھٹی ہو گئی ہے میڈم اور تمہیں نیند پوری کرنی ہے، ماریہ اپنی بکس اٹھانے لگتی ہے

مجھے تو نیند سے محبت ہے اور تم دشمن ہو میری نیند کی ویسے بھی پڑھانے والا تو کوئی تھا ہی نہیں تو مجھے لگا تھوڑا سو لیا جائے، وہ بھی اپنا بیگ سمیٹنے لگتی ہے

دیکھو پوری کلاس خالی ہو گئی ہے صرف ہم دونوں ہی رہ گئیں ہیں اور یہ دیکھو عائشہ آج پھر اپنی بک چھوڑ کر چلی گئی ہے میں بھی آج لے کر نہیں جا رہی گم ہونے دو مجھے کیا، ماریہ سامنے ڈیسک پر رکھی بک کی طرف اشارہ کرتی ہے

یہ آج میں لے کر جاؤں گی تاکہ جب لوگ دیکھیں تو کہیں کہ کتنی پڑھنے والی بچی ہے، وہ جلدی بڑھ کر بک اٹھاتی ہے

ہمم چلو سانولی اب تو تمہارا کزن بھی آگیا ہو گا تمہیں لینے، ماریہ اپنا بیگ اٹھاتی ہے تو وہ دونوں باہر نکل جاتیں ہیں

اسلام علیکم پھوپھو، وہ گھر آتے ہی ہمیشہ کی طرح شمع بیگم کے گلے میں باہیں ڈالتی ہے

واعلیکم السلام آگئی میرے گھر کی رونق ہاتھ دھو آؤ آج میں نے تمہارے پسند کی بریانی بنائی ہے، شمع بیگم اس کے گال پر بوسہ دیتی ہیں

شکر ہے تم ہو تو ہمیں بھی بریانی نصیب ہوتی ہے ورنہ شاید امی مجھے اور ابو کو بھوکا رکھتی، فارس اپنی موٹر سائیکل کو صحن میں کھڑے کرتے ہوئے ایک آہ بھرتا ہے

فارس بھائی پھوپھو آپ سے بھی پیار کرتی ہیں پر مجھ سے کچھ زیادہ ہی پیار کرتی ہیں آپ بھی آئیں بریانی ٹھنڈی ہو جائے گی، وہ چہکتی ہوئی اندر بڑھ جاتی ہے شمع بیگم اور فارس مسکرانے لگتے ہیں

سانولی سانولی بیٹا، ماجد صاحب کمرے سے اسے آواز لگاتے ہیں

جی جی چچا جی، وہ بھاگ کر کمرے میں آتی ہے

یہ لونا زلی کی کال ہے بات کرلو، وہ خوشی سے موبائل تھام کر اپنے کمرے میں چلی آتی ہے

اسلام علیکم آپی کیا حال ہے آپ کا؟ اماں کا؟ ابا کا؟ آپ سب کا کیا حال ہے؟ وہ ایک ہی سانس میں پوچھتی ہے

ارے ارے لڑکی سانس لو کیا شروع ہو جاتی ہو میں کہیں بھاگے تو نہیں جا رہی اور ہم سب ٹھیک ہیں تم اپنی سناؤ، نازلی مسکراتی ہے

میں میرا کیا میرے تو مزے ہیں بہت خوش ہوں میں یہاں پھوپھو اور باقی سب میرا بہت خیال رکھتے ہیں ہر بات مانتے ہیں پر آپ لوگ بھی یاد آتے ہیں مجھے، وہ اپنی اداسی ظاہر کرتی ہے

یاد آرہے ہیں تو اس بار آنے میں دیر کیوں کر رہی ہو یا پھر گاؤں آنا ہی نہیں چاہتی، نازلی اسے تنگ کرتی ہے

جلدی ہی آجاؤں گی ایک دو دن کے اندر چھٹیاں ہوں جانیں ہیں پھر ساری چھٹیاں گاؤں میں آکر آپ لوگوں کے ساتھ گزاروں گی اور اتنا تنگ کروں گی کہ اماں مجھے زبردستی واپس یہاں بھیج دیں گیں، وہ پھر سے اپنی شرارتوں پر اتر آتی ہے

تم اپنی زبان کم چلاؤ گی تو اماں کچھ نہیں کہیں گیں اچھا ابھی فون رکھتی ہوں ابا کو چائے بنا کر دینی ہے سارا دن حویلی کے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں اللہ حافظ، نازلی کال کاٹ دیتی ہے

ایک تو یہ حویلی والوں سے سخت نفرت ہے مجھے سارے گاؤں والوں کو اپنے قرضے کے نیچے دبا کر انھیں اپنا غلام بنایا ہوا ہے، وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے خود سے مخاطب ہوتی ہے

صادق صاحب اور نازیہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں بڑی بیٹی نازلین جو ان کی ہر بات آنکھ بند کر کے مان لیتی تھی اور چھوٹی بیٹی سانولی جو کہ اپنی بڑی بہن کے بلکل بر عکس تھی شرارتی سی اور کہیں بھی کچھ غلط ہوتا دیکھتی تھی تو اپنا حصہ ڈال دیتی تھی صادق صاحب اور نازیہ بیگم کو ڈر تھا کہ یہ حویلی کے اصولوں کے خلاف جائے گی اسی لیے انھوں نے شمع بیگم کو کہا کہ وہ سانولی کو اپنے پاس شہر میں ہی رکھیں چونکہ سانولی کو پڑھائی کو بہت شوق تھا جو نازلی کو نہ تھا تو شمع بیگم بھی خوشی سے اسے اپنے ساتھ شہر لے آئیں اور اس کو پڑھائی کے لیے بھی چھوڑا سانولی چھٹیوں میں گاؤں جاتی تھی اور ان کے ساتھ وقت گزارتی تھی

سانولی تم نے اپنا سامان پیک کر دیا؟ شمع بیگم اس کے کمرے میں آتی ہیں کیونکہ آج اس وہ گاؤں اپنے گھر جا رہی تھی

جی پھوپھو ہو گیا ہے فارس بھائی کہاں ہیں؟ وہ چادر سر پر سے ٹھیک کرتی ہے

باہر کھڑا تمہارا انتظار کر رہا ہے جاؤ اللہ کے حوالے میری بچی، شمع بیگم کچھ افسردہ ہوتی ہیں

اوہو میری پیاری پھوپھو آپ مایوس کیوں ہو رہیں ہیں میں جلد ہی واپس آ جاؤں گی پھر سے آپ لوگوں کو تنگ کرنے،وہ شمع بیگم کے گلے سے لگتی ہے

تمہاری اب ہمیں عادت سی ہو گئی ہے اس لیے تمہارا دور جانا مجھے اداس کر رہا ہے، وہ اس کی پیشانی پر بوسہ دیتی ہیں

پلیز ایسے مت کہیں مجھے رونا آ رہا ہے، وہ بچوں کی طرح معصوم منہ بناتی ہے

سانولی کتنی دیر کر رہی ہو جلدی چلو بس چھوٹ جائے گی، فارس کمرے میں آتا ہے

جی بھائی چلیں اللہ حافظ پھوپھو، وہ انھیں ایک بار پھر گلے لگاتی باہر نکل جاتی ہے

سنو کسی کچھ لے کر نہیں کھانا ماموں کو میں نے بتا دیا ہے وہ تمہیں لینے آ جائیں گے تم گاؤں پہنچو تو کال کر لینا ورنہ امی مجھے سانس لینے نہیں دیں گیں، فارس بس اسٹاپ پر کھڑا اسے سمجھا رہا ہوتا ہے

جی فارس بھائی میں سب سمجھ گئی ہوں ہر بار آپ یہی تو سمجھاتے ہیں اب مجھے اتنی اچھی طرح سے یاد ہو گیا ہے کہ اگر آپ اس بات کے لیے میرا پیپر بھی لیں تو میں فرسٹ آؤں گی، وہ کمر پر ہاتھ رکھتی بڑوں کی طرح کہتی ہے

ہاں اور تم نے واپس جلدی آنا ہے، جانتی ہو نا کیوں؟ فارس اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

ہاں جانتی ہوں پر آپ اسے کیوں آگاہ نہیں کرتے جسے ضرورت ہے مجھے تو یقین ہے کہ وہ بھی آپ کو اندر ہی اندر دل دے بیٹھی ہے اور مجھے خبریں پہنچانے والی کبوتری بنا رکھا ہے، جاتے جاتے وہ فارس کو چھیڑنے لگی

کیا ماریہ نے میرے بارے میں کچھ کہا کہ وہ بھی مجھے پسند کرتی ہے؟ فارس آنکھوں میں خوشی کی چمک لیے پوچھتا ہے

کہتی تو کچھ نہیں پر میں سب سمجھتی ہوں اور اب کی بار میں واپس آئی تو آپ کو اس سے خود ہی اپنے دل کی بات کرنی پڑے گی اوکے، فارس اثبات میں سر ہلاتا ہے تو وہ بھی مسکراتی بس میں سوار ہو جاتی ہے

بھائی صاحب شہروز کی کچھ خبر کب تک گاؤں واپس آئے گا؟ وہ سب ڈنر ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے جب چھوٹے چودھری ان سے مخاطب ہوتے ہیں اور مالا بھی جاننے کو بے تاب ہوتی ہے

کچھ خاص معلوم نہیں ہے جہانزیب وہ اپنی مرضی سے آتا جاتا ہے اور اچھا ہے گاؤں کے مصلے مسائل سے اس کا دور رہنا ہی بہتر ہے وہ جزباتی ہے، بڑے چودھری کی بات سے وہ اتفاق رکھتے ہیں اور مالا بھی کچھ مایوس سی ہوتی ہے

آپی میں آپ کے پاس سو جاؤں؟ وہ اپنے گھر میں آکر بہت خوش ہوتی ہے

میرے پاس سو گی تو اماں صبح سویرے میرے ساتھ تمہیں بھی جگا دیں گیں بہتر ہے کہ اپنی چارپائی پر جاکر سو جاؤ کچھ سکون تو کرو گی اور مجھے تو حویلی میں جاکر کام کرنا ہے، نازلی کمبل کھول کر خود پر ڈالتی ہے

آپی میں اسی لیے تو پڑھنا چاہتی ہوں تا کہ ایک اچھی سی جاب کر کے ڈھیروں پیسے کماؤں اور پھر ہم ان حویلی والوں سے دور چلے جائیں ہمشیہ ہمیشہ کے لیے، وہ ہاتھوں کو گھما گھما کر اپنی خواہش بتاتی ہے

کر لی تم نے نوکری اور ہو گئے ہم آزاد اب آنکھیں کھولو اور سو جاؤ ورنہ امی نے سن لیا تو تمہارے ساتھ ساتھ میری شامت بھی آجائے گی، نازلی کمبل اوڑھے سو جاتی ہے اور وہ بھی اپنی چارپائی پر لیٹ کر خیالوں میں کھو جاتی ہے

سانولی کو گاؤں آئے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے

امی آپ پھر کپڑے سلائی کر رہی ہیں کوئی پیسے تو دیتا نہیں، تو پھر کیوں آپ اپنی جان عذاب میں ڈالتی ہیں، سانولی ان کے پاس آکر بیٹھتی ہے

دیتا تو کوئی نہیں سبھی کہتے ہیں ہم غریب ہیں پر کیا کروں کچھ امید تو ہے کہ شاید چند پیسے مل جائیں، نازیہ بیگم آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے ہوئے سلائی مشین کی سوئی میں دھاگہ ڈالتی ہیں

چھوڑیں اماں ہمارے لیے تو سبھی غریب ہیں بلکہ میں تو یوں کہوں گی کہ اگر ہمارے پاس بادشاہ بھی آئے تو وہ بھی فقیر بن جائے، سانولی افسردگی سے کہہ کر کچن میں چلی آتی ہے

آپ یہ کام چھوڑ بھی دیں اور چلیں نا باہر گھوم کر آتے ہیں، وہ نازلی کو کام میں مصروف دیکھ باہر جانے کا کہتی ہے

یہ وہ شہر نہیں جہاں سے تم آئی ہو وہی پہلے والا گاؤں ہے اور اس کے اصول بھی ویسے کے ویسے ہی ہیں یہاں پر لڑکیاں کھیتوں میں نہیں گھومتی اور تم سر پر دوپٹہ رکھا کرو اگر کہیں یوں باہر چلی گی تو بڑے چودھری تمہاری جان لے لیں گے، نازلی اسے سمجھاتی ہے

پہلی بات آپ کے ان بڑے ے ے چودھری کو دوسروں کی ماؤں بہنوں کو اپنی حویلی میں غلامی کرواکے شرم نہیں آتی اور دوسری بات میں بھلے ہی گھر میں جیسے رہوں باہر ماشااللہ دوپٹے میں ہی رہتی ہوں، وہ اپنی چھوٹی سی ناک پر غصہ چڑھاتی ہے

اچھا میری پیاری بہن مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے زیادہ سمجھدار ہو پر میں تمہیں اس لیے سمجھا رہی تھی کہ کہیں ابا اور اماں کو ہماری وجہ سے کوئی تکلیف نہ ہو، نازلی اس کی ناک کو ہلکا سا اپنے ہاتھ سے دباتی ہے تو وہ مسکرا دیتی ہے

باہر گھوم نہیں سکتے تو اپنے گھر میں تو کھیل سکتے ہیں نا چلیں بارش میں، باہر بارش کی بوندیں گرتی ہیں تو وہ نازلی کو ہاتھ سے کھینچتے ہوئے باہر لے آتی ہے

تم ابھی بھی بچی ہو یوں بارش میں اچھل کر خوش ہو رہی ہو، نازلی اسے اچھلتے کودتے دیکھتی ہے

ارے سانولی کیوں بارش میں بھیگ رہی ہو بیمار پڑ جاؤ گی اور ساتھ میں بہن کو بھی شرارتوں میں لگا دیا ہے، صادق صاحب مسکراتے ہوئے آواز لگاتے ہیں

ارے ابا اتنا مزہ آرہا ہے آپ چاہیں تو آپ بھی آکر کھیل سکتے ہیں اس میں عمر کی کوئی پابندی نہیں، وہ مسکراتے ہوئے نازلی کو ہاتھ سے پکڑ کر گول گول گھومتی ہے

نہیں بھائی مجھے آرام کرنا ہے تم ہی کھیلو پر زیادہ نہیں، صادق صاحب کمرے میں چلے جاتے ہیں

بارش میں بھیگنے کی وجہ سے نازلی کو تو تیز بخار چڑھ گیا تھا اور سانولی کو تو کچھ اثر ہی نہیں ہوا تھا

دیکھا تم شرارتوں سے باز نہیں آئی کر دیا نا بہن کو بیمار اب حویلی کام پر نہیں جائے گی تو ایک مصیبت بن جائے گی، نازیہ بیگم پریشان ہوتی ہیں

اماں پریشان نہ ہوں میں اتنی بھی بیمار نہیں ہوں چلی جاؤں گی کام پر، نازلی اسے ڈانٹ سے بچانے کے لیے کہتی ہے

نہیں آپی آپ نہ جائیں آج میں اماں کے ساتھ آپ کی جگہ حویلی کام کرنے چلی جاؤں گی، وہ خود کو قصوروار سمجھتی ہے

ٹھیک ہے پھر تم چادر لے لو اور چاہے کچھ بھی ہو تم لوگ اپنی زبان کو بلکل مت چلانا، نازیہ بیگم اسے تاکید کرتی ہیں تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے

نازیہ یہ کون ہے؟ وہ حویلی پہنچتے ہیں تو سائرہ بیگم چادر میں چھپی سانولی کو دیکھتی ہیں

جی بیگم صاحبہ یہ میری میری چھوٹی بیٹی ہے وہ کیا ہے کہ آج نازلی کی طبیعت کچھ خراب تھی تو اس کی جگہ یہ آئی ہے، نازیہ بیگم بڑے احترام سے کہتی ہیں

ہمم پھر تم ایسا کرو کہ حویلی کے اوپر والے سب کمروں کی صفائی کر دو، سائرہ بیگم اس سے کہہ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہیں

تم نے ان سب کمروں کی صفائی کرنی ہے اور سمبھال کر کرنا کوئی چیز نہیں توڑنی، اوپر آکر نازیہ بیگم اسے سمجھاتی ہیں

جی اماں پر وہ کونے والے کمرے کو تو تالا ہے اس کا کیا؟ وہ کونے والے کمرے کی طرف اشارہ کرتی ہے

اس کمرے کو چھوڑو اس کی طرف مت جانا وہ شہروز چودھری کا کمرہ ہے اور اس کی چابی بھی انھی کے پاس ہوتی ہے تم بس باقی سارے کمروں کی صفائی کرو، نازیہ بیگم اسے چھوڑ کر نیچے اپنے کام کی طرف چلی جاتی ہیں اور کمروں کی صفائی کرنے لگ جاتی ہے آخر میں دراب چودھری کے کمرے میں آتی ہے ایک سے بڑھ کر ایک حسین کمرہ ہے پر کیا فائدہ دل تو ہے ہی نہیں ان لوگوں کے پاس، وہ کمرے کو دیکھتے خود سے بڑبڑاتی ہے چادر اتار کر بیڈ پر رکھتی ہے دراب جو کہ شاور لے رہا تھا واشروم کا دروازہ کھولتا ہے سانولی دروازے کے کھلنے پر ڈر کر پردے کے پیچھے چھپ جاتی ہے دراب کمرے میں کسی اور کی موجودگی محسوس کرلیتا ہے اور پردے کے پیچھے چھپے وجود کی طرف بڑھتا ہے وہ اسے بازو سے پکڑ

کر اپنی طرف کھینچتا ہے تو سانولی اس کے سینے سے آ لگتی ہے گلے میں ڈالا دوپٹہ بال جوڑے میں قید اور آنکھوں میں خوف لے وہ دراب کو گھورے جا رہی تھی اس کے دونوں ہاتھ دراب کے سینے پر تھے اور دراب کے گیلے بالوں سے ٹپکتا ہوا پانی سانولی کے چہرے پر گر رہا تھا وہ ہرے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں ملبوس تھا اور اپنے سامنے موجود اس چھوٹی خوبصورت لڑکی کو تکے جا رہا تھا

چھوڑیں، سانولی اس کے ہاتھ سے اپنا بازو نکال کر بیڈ پر سے اپنی چادر اٹھا کر باہر کو بھاگتی ہے دراب اسے جاتے دیکھ رہا ہوتا ہے اور پھر اسے سوچ مسکرانے لگتا ہے

ابھی تم حویلی میں نہیں ہو تو بول سکتی ہو، نازلی نے دیکھا وہ جب سے آئی تھی خاموش ہو کر چارپائی پر بیٹھی تھی

آپی میں اب واپس پھوپھو کے پاس جانا چاہتی ہوں، وہ اپنی سوچوں میں سے نکلتی ہے

اس بار اتنی جلدی کیوں تم نے تو کہا تھا ساری چھٹیاں ہمارے ساتھ گزارو گی تو اب، نازلی کو اس کا یوں اچانک جانا سمجھ نہیں آتا

اتنے زیادہ دن تو رہ گئی ہوں مجھے یونی کا کچھ کام بھی کرنا ہے تو جانا تو پڑے گا ہی، وہ اصل بات چھپا کر یونی کا بہانہ بناتی ہے

اوا چھا تو پھر کل سویرے تیار رہنا ابا تمہیں حویلی جانے سے پہلے بس میں بیٹھا دیں گے، نازلی اٹھ کر آہستہ آہستہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے سانولی کو واپس شہر گئے تین دن ہو گئے تھے نازلی حویلی میں کام کر کے نازیہ بیگم کے ساتھ اب واپس گھر جا رہی تھی

سنو وہ دونوں کون ہیں؟ دراب انھیں جاتے دیکھ ایک ملازم کو بلا کر پوچھتا ہے

جی چودھری صاحب وہ یہاں کے ملازم صادق ہے نا اس کی بیوی اور بیٹی ہیں یہیں کام کرتی ہیں جی،

ملازم فرمانبرداری سے کہتا ہے اور اپنے کام میں لگ جاتا ہے

تو اب تک مجھے نظر کیوں نہیں آئی تم، وہ مسکان سجائے خود کلامی کرتا ہے

تایا جان آپ مصروف تو نہیں؟ آپ سے بات کرنی ہے، وہ جہانگیر چودھری کے کمرے میں آتا ہے

نہیں برخوردار تمہارے ہوتے مجھے کیا مصروفیت تم کہو جو کہنا ہے، وہ بیڈ پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے ہوئے تھے

تایا جان میں اب شادی کرنا چاہتا ہوں، اس کی بات بڑے چودھری کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہے

تو جوان میں کرواؤں گا تمہاری شادی اپنے خاندان کی سب سی اچھی لڑکی سے، بڑے چودھری خوش ہوئے

تایا جان لڑکی میں نے دیکھ لی ہے مجھے پسند ہے اسی سے ہی شادی کرنا چاہتا ہوں، وہ اپنے دل کی بات کرتا ہے

بہت اچھے تو کون ہے وہ؟ بڑے چودھری سننے کو بے تاب ہوتے ہیں

ہمارے ملازم صادق کی بیٹی ہے یہیں حویلی میں کام کرتی ہے، وہ ہچکچا کر کہتا ہے

پھر تو سمجھو شادی ہو گئی، بڑے چودھری کی رضامندی سن کر دراب حیرانگی سے انھیں دیکھتا ہے

آپ کو کوئی اعتراض نہیں؟ کیونکہ اسے لگا تھا کہ وہ انکار ہی کریں گے

مجھے کوئی اعتراض نہیں تم جب تک چاہو اسے رکھو جب چاہو چھوڑ دو آخر ہم چودھریوں کون منع کرے گا، بڑے چودھری غرور سے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہیں

جب تک نہیں ہمیشہ ہی رکھنا چاہتا ہوں اسے اپنی بنا کر، دراب اسے سوچتے پیار سے کہتا ہے

ٹھیک ہے میں صادق کو بتادوں گا کہ ہم جلد ہی تمہاری شادی اس کی بیٹی سے کرنے والے ہیں، دراب نیچے دیکھ مسکرانے لگتا ہے

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بھائی صاحب ایک ملازم کی بیٹی کو ہم اس حویلی کی بہو بنائیں گے دراب کو چھوڑیں آپ تو سمجھدار ہیں، جہانگیر چودھری اور جہانزیب چودھری اس وقت لون میں بیٹھے ہوئے تھے

دراب کی آنکھوں میں میں نے اس لڑکی کے لیے محبت دیکھی ہے میں اسے منع کر بھی دیتا تو کوئی فائدہ نہیں تھا الٹا دراب ہم سے دور ہو جاتا اور یوں ہمیں ہی نقصان اٹھانا پڑتا میں نے سوچ کر ہی یہ فیصلہ لیا ہے، بڑے چودھری اطمینان میں ہوتے ہیں

ٹھیک ہے بھائی صاحب جیسے آپ کو مناسب لگے، پر اگر صادق نے انکار کیا تو؟ چھوٹے چودھری صادق کو اپنی طرف آتے دیکھتے ہیں

یہ ایسا کچھ نہیں کہے گا اس کی اتنی اوقات ہی کہاں، بڑے چودھری اکڑ دکھاتے ہیں

جی بڑے چودھری آپ نے ناچیز کو یاد کیا، صادق بازوؤں باندھے ہوئے ان کے سامنے کھڑا ہوتا ہے

ہاں صادق ہمیشہ تم ہم سے کچھ چاہئے ہوتا ہے اور آج ہمیں تم سے کچھ چاہئے، بڑے چودھری اسے سر جھکائے کھڑا دیکھتے ہیں

جی بڑے چودھری جان بھی حاضر ہے آپ کے لیے، صادق فرمانبرداری سے کہتا ہے

جان ہی سمجھو تمہاری بیٹی یہاں کام کرتی ہے نا وہی چاہئے، صادق ایک دم بڑے چودھری کو نا سمجھی سے دیکھتا ہے

ڈرو نہیں بات یہ ہے کہ تمہاری بیٹی میرے بھتیجے دراب چودھری کو پسند آگئی ہے اس حویلی کی بہو اور اپنی عزت بنانا چاہتا ہے اسے اور اس کے بدلے میں تمہارا سارا قرضہ معاف کر دوں گا پر کام تمہیں

یہیں کرنا ہو گا پر اگر تم نے یا تمہاری بیٹی نے انکار کیا تو تمہاری سات نسلیں بھی اس اس حویلی کا م کرتے کرتے مر جائیں گیں پھر بھی قرضے کے بوجھ سے آزاد نہیں ہو پائیں گیں، بڑے چودھری اسے سوچ میں مبتلا کر دیتے ہیں

ن- نہیں بڑے چودھری مجھے انکار نہیں آپ کا حکم سر آنکھوں پر آپ جب چاہیں نازلی میرا مطلب ہے نازلین کو لے آئیں، صادق ڈرتے ہوئے ان سے ہامی بھر تا ہے

ٹھیک ہے اسی جمعے کو ان کی شادی کرتے ہیں اور تمہیں تیاریاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم حویلی میں ہی سب مہمانوں کے لیے انتظام کر دیں گے تم اپنی بیٹی اور جن رشتے داروں کو بلانا ہے یہیں لے آنا اور جاتے ہوئے کچھ پیسے لیتے جانا، بڑے چودھری کی بات پر صادق فرمانبر داری سے سر ہلا تا چلا جاتا ہے

کیا نازلی کی شادی دراب چودھری سے اور آپ ہاں بھی کر آئے کچھ مہلت تو مانگتے، نازیہ بیگم حیرت میں ہوتی ہیں

کیا کہہ کر مہلت مانگتا اور اگر مانگ بھی لیتا تو ہم بڑے چودھری کو انکار نہیں کر سکتے ہم جیسے لوگ صرف ان کی غلامی ہی کر سکتے ہیں کچھ بول نہیں سکتے، صادق صاحب اپنے کاندھے سے رومال اتار کر چارپائی پر بیٹھتے ہیں

قرضہ معاف تو لیا پر میری بچی وہ لوگ اس پر ظلم کریں گے، نازیہ بیگم کے دل میں ایک ڈر سا ہوتا ہے

میں نے میرے باپ اور ان کے باپ ہم سب نے ہی چودھریوں کے ظلم و ستم سہے ہیں بس سمجھ لو اب ہماری بیٹی کی باری ہے، صادق صاحب افسردہ ہوتے ہیں

میں ایسا نہیں ہونے دوں گی کل ہی جا کر صبح ہوتے ہی حویلی جا کر بڑے چودھری کو انکار کر دوں گی

زیادہ سے زیادہ وہ ہمیں مار ہی دیں گے نا تو ماریں ویسے بھی ہم کون سے زندہ ہیں، نازیہ بیگم اپنے خوف کو ختم کرتی ہیں

میں اس شادی کے لیے تیار ہوں، وہ دونوں نازلی کی طرف مڑتے ہیں جو دروازے پر کھڑی ان کی باتیں سن لیتی ہے

نازلی تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہم ہیں نہ، نازیہ بیگم اس کی طرف آتی ہیں

میرا فیصلہ ٹھیک ہے اماں ویسے بھی روز حویلی میں کام کرنے جاتی ہوں تو اگر وہاں شادی ہو جاتی ہے تو کیا فرق پڑتا ہے بس آپ لوگ پریشان نہ ہوں میں خوش ہوں، نازلی ہاتھ بڑھا کر اپنی ماں کی آنکھوں سے آنسوں صاف کرتی ہے اور خود زخمی مسکراہٹ چہرے پر سجاتی ہے

ڈیڈ آپ لالا کی شادی اس جاہل اور گوار ملازمہ سے کرنا چاہتے ہیں، اور یہ لالا کو اس میں ایسا کیا نظر آ گیا جو اس سے شادی کرنے چلے ہیں؟ مالا ان کے کمرے میں موجود ہوتی ہے

ہمیں کیا خبر ویسے بھی رکھنا اسے ہے ہمیں کیا ہمیں تو ایک مفت کی نوکرانی ملنے والی ہے، چھوٹے چودھری آرام سے بیڈ پر ٹیک لگا کر لیٹ جاتے ہیں

بس کریں آپ لوگ وہ لڑکی اتنی بھی بری نہیں ہے خاندان کی لڑکیوں سے تو بہتر ہی ہے، سائرہ بیگم کب سے انھیں سن رہی تھیں آخر میں اپنی خاموشی توڑ ہی لیتی ہیں

آپ کو تو پسند آئے گی ہی نا آپ کے مزاج کی ہے جو اور میں بھی اسے ایک آفت سمجھ کر قبول کر لوں گی، مالا پیر پٹختی کمرے سے نکل جاتی ہے سانولی اچھا ہوا تم آگئی ورنہ تمہاری پھوپھو تو اداس ہی رہنے لگی تھی ہمیں بھی اداس کر رکھا تھا، ماجد صاحب کمرے میں آتے ہیں جہاں وہ شمع بیگم کی گود میں سر رکھے بیڈ پر لیٹی ہوتی ہے

اب میں آگئی ہوں نا چاچی اب دیکھتے جائیں میں کیسے اداسی کو ختم کرتی ہوں، وہ اٹھ کر شمع بیگم کے گلے میں باہیں ڈالتی ہے تو وہ مسکرا دیتی ہیں

لگتا ہے فارس آیا ہو گا، گیٹ پر دستک ہوتی ہے تو شمع بیگم اٹھ کر باہر جانے لگتی ہیں

آپ رکیں پھوپھو میں ہوں نا میں جا کر گیٹ کھولتی ہوں، وہ جلدی سے اٹھ کر باہر کو دوڑتی ہے

کیسے ہیں فارس بھائی؟ گیٹ کھولتے ہی وہ چہکتی ہے

میں تو اچھا ہوں، پر تم اتنی جلدی واپس آ گئی ابھی تو تمہاری چھٹیاں باقی ہیں پھر کیوں ؟ فارس اسے اچانک آئی دیکھ حیران ہوتا ہے

آپ کی مدد کرنے ہی آئی ہوں مجھے لگا آپ ایک ایک دن نہیں نہیں بلکہ ایک ایک سیکنڈ ماریہ کو اپنے دل کی بات بتانے کے لیے بے قرار ہوں گے، وہ پوری ایکٹنگ کرتی ہے

تم آہستہ بولو اندر سن لیں گے، وہ موٹر سائیکل سائیڈ پر لگتا ہے

ارے آپ ڈر کیوں رہے ہیں آپ نے وہ سونگ نہیں سنا "جب پیار کیا تو ڈرنا کیا، جب پیار کیا تو ڈرنا کیا"، وہ ہاتھوں کو ہوا میں گھما گھما کر گاتی ہے

او کے خاموش ہو جاؤ پہلے اسے تو کہوں پھر امی ابو سے بات کروں گا چلو اندر، فارس اسے خاموش کرواتا بازو سے پکڑ اندر لے جاتا ہے

کیا آپی کی شادی ہو رہی ہے مجھے تو آتے وقت ان لوگوں نے کچھ بتایا ہی نہیں اور شادی ہو کس سے رہی ہے؟ سانولی کو جیسے ہی اچانک فارس نے نازلی کی شادی کا بتایا تو وہ پریشان ہوئی

مجھے بتایا نہیں کس سے شادی ہو رہی بس ماموں نے یہی کہا ہے کہ ہم لوگ گاؤں آ جائیں کل نازلی کی شادی ہے، فارس موبائل کو جیب میں ڈالتا ہے

ارے بیٹی پریشان نہ ہو ہم لوگ جا رہی ہیں نا سب واضح ہو جائے گا، شمع بیگم اسے حوصلہ دیتی ہیں تو وہ ہلکی سی مسکرا دیتی ہے

آپ لوگ تیار ہوں میں بس اسٹاپ تک جانے کے لیے کوئی ٹیکسی وغیرہ لیے کر آتا ہوں، فارس کہتا گیٹ سے نکل جاتا ہے

یہ سب کیا ہے آپی آپ صرف حویلی والوں کا قرضے اتارنے کے لیے اتنی بڑی قربانی دے رہی ہیں پر آپ کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں میں آپ کے ساتھ ہوں میں جا کر خود ان لوگوں کو صاف انکار کرتی ہوں آخر ہمیں بھی خود فیصلہ لینے کا پورا پورا حق ہے، وہ نازلی کے پاس بیٹھی ہوتی ہے

تمہیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے میں یہ شادی اپنی مرضی سے ہی کر رہی ہوں اگر انکار کرنا ہوتا تو کر دیتی، نازلی نہیں چاہتی تھی کہ سانولی جا کر کوئی بھی مسئلہ پیدا کرئے اور وہ سب ایک بڑی مصیبت میں پھنس جائیں

جانتی ہوں آپ کی کتنی مرضی شامل ہے پر میں کہہ رہی ہوں کہ اب بھی آپ کے پاس وقت ہے سوچ لیں، وہ ایک بار پھر کوشش کرتی ہے

سوچ کر ہی یہ شادی کر رہی ہوں تم بس کسی سے کوئی زبان درازی نہ کرنا میں اماں اور ابا کو اس عمر میں کوئی اور دکھ نہیں دینا چاہتی، نازلی مت بھرے لہجے میں کہتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آپ کی مجبوری میں سمجھتی ہوں آپی میں تو بس آپ کو آنے والی مصیبت سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی، سانولی اس کے کاندھے پر سر رکھتی ہے تو نازلی اسے گلے لگاتی ہے

یار شہروز میری شادی تک تو رک جاتے گاؤں جا کر کروگے بھی کیا ویسے بھی تمہیں تمہارے ڈیڈ کچھ کرنے دیتے نہیں ایک شہزادے ہو تم، سمیر اس کا بہت اچھا دوست تھا جس کی شادی ہونے والی تھی پر وہ شہروز کے گاؤں جانے سے روکنا چاہتا تھا

میں بھی کوئی ملازمت کرنے تو نہیں جارہا دراب کی شادی ہے اسی لیے جارہا ہوں تمہیں بھی ساتھ لے جاتا پر تم تو خود ہی اپنی شادی کی تیاریوں میں مصروف ہو بٹ ڈونٹ وری تمہاری شادی تک واپس آ جاؤں گا، وہ کالی شلوار قمیض میں ملبوس، کالی گھنی داڑھی اور مونچھیں، رنگت اتنی سفید کہ دیکھنے میں اسے لگے کہ اگر اسے چھوا تو خون نکل آئے گا اور اوپر سے نیلی آنکھیں، مہنگی ترین گھڑی کو اپنی کلائی کی زینت بنائے، ہاتھ میں سگریٹ سلگایا ہوا تھا، وہ سمیر کا کاندھا تھپتھپاتا سگریٹ کی ایک کَش لگاتا ہے

اوکے تو جاؤ انجوائے کرو، سمیر بھی مسکراتے ہوئے اسے گلے لگاتا ہے آج دراب چودھری اور نازلی کی شادی تھی جہانگیر چودھری نے اپنی شان کے مطابق حویلی کو خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا اور بہت سے مہمانوں کو بھی شادی میں آنے کی دعوت دی تھی صادق صاحب لوگ بھی حویلی میں پہنچ گئے تھے

آپی تنگ ہوئی ہیں کیا؟نازلی کو سرخ رنگ کا بھاری لہنگا،کام والا بھاری دوپٹہ ،بھاری زیورات ڈالے، اچھے طریقے سے میک اپ کئے،ہاتھوں میں مہندی لگائے،بالوں کو جوڑے میں خوبصورتی سے قید کئے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا جب سانولی آکر اس کے ساتھ بیٹھتی ہے

نہیں،نازلی مختصر ساجواب دیتی ہے

سانولی نے ہلکا گلابی رنگ کا فراک پہنے اوپر جالی کا دوپٹہ ڈالے،لمبے کالے ریشمی بالوں کو پیچھے کھلے چھوڑے ہوئے،چہرے پر ہلکا سا میک اپ کئے اور کلائیوں میں سفید چوڑیاں پہنے وہ حد سے زیادہ دلکش لگ رہی تھی بڑے گیٹ سے ایک بڑی کالے رنگ کی گاڑی اندر انٹر ہوتی ہے ملازم جلدی بڑھ کر گاڑی کا بیک ڈور اوپن کرتا ہے تو شہروز چودھری پوری شان وشوکت سے باہر نکلتا ہے

آؤ میرے شیر آؤ،جہانگیر چودھری خوشی سے اس کے لیے اپنی بانہیں پھیلاتے ہیں

ڈیڈ،وہ ان کے گلے لگتا ہے

بہت انتظار کے بعد تمہیں دیکھنا نصیب ہوتا ہے،جہانزیب چودھری بھی اسے خوشی سے گلے لگاتے ہیں

دراب کہاں ہے،جب اسے دراب نظر نہیں آتا تو پوچھ ہی لیتا ہے

لالا خود مولوی صاحب کو لانے گئے ہوئے ہیں آپ آئیں بیٹھیں، مالا ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے مسکراتی ہوئی کب سے اسے دیکھ رہی تھی اور اب اسے سامنے رکھے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتی ہے

او ٹھیک ہے پھر میں چچی جان سے مل کر اپنے روم میں جارہا ہوں مالا تم میرے روم کا دروازہ کھول دو، وہ چابی مالا کو دے کر اندر کی طرف بڑھ جاتا ہے تو مالا بھی اندر چلی آتی ہے

آئی ایم سوری، مالا اوپر آتی ہے تو اس کی نظر سامنے سے آتی ہوئی سانولی پر پڑتی ہے وہ جان بوجھ کر اس سے ٹکراتی ہے اور سارا جوس اس کے کپڑوں پر گرا دیتی ہے پھر مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ سوری کہتی ہے

سانولی کو اپنی بہن کی بات یاد آتی ہے اسی لیے خاموشی سے مڑنے لگتی ہے

سنو تمہارے نیچے جاتے جاتے کپڑے زیادہ خراب ہو جائیں گے تم ایسا کرو یہ چابی لو اور اس کونے والے کمرے کے واشروم میں جا کر صاف کرلو، مالا چابی اس کی طرف بڑھاتی ہے تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی تھام لیتی ہے

اب تو بہت مزہ آئے گا جب شہروز تمہارا تماشا بنائے گا بے چاری، مالا اسے کمرے میں جاتے دیکھ سوچتی ہے اور نیچے چلی جاتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سانولی کمرہ کھول کر اندر آتی ہے تو وہ کمرہ دوسرے کمروں سے بھی زیادہ خوبصورت ہوتا ہے وہ چابی صوفے پر رکھ کر اپنے کپڑوں کو دیکھتی ہے اور دوپٹے کو اتار کر وہ بھی صوفے پر رکھ کر واشروم میں چلی جاتی ہے کچھ دیر بعد وہ اپنے کپڑوں کو صاف کر کے انھیں جھاڑتی ہوئی باہر نکلتی ہے اور صوفے دوپٹے کو اٹھانے کے لیے مڑتی ہے کہ تبھی اچانک پیچھے سے کوئی اس کی ریڑھ کی ہڈی پر گَن رکھتا ہے کون ہو تم جس نے میرے روم میں آنے کی غلطی کی؟ وہ پہلے ہی ڈر گئی تھی اور اب اپنے پیچھے بھاری مردانہ آواز سن کر اور بھی زیادہ ڈر جاتی ہے

م-میں م-میں، ڈر کے مارے وہ کچھ بول ہی نہیں پاتی بس ایسے ہی کھڑی کانپ رہی ہوتی ہے میں مرنے والی ہوں یہی ناتو مرو، شہروز خود سے اس کے لیے جملہ ادا کرتا ہے مرنے کا سن کر وہ دھکا دینے کے لیے اس کی طرف مڑتی ہے تو شہروز تیزی سے اس کی دونوں نازک کلائیوں کو اپنے فولادی ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے گَن ابھی بھی شہروز کے ایک ہاتھ میں تھی، چہرے پے معصوم چہرے پے چھایا ہوئے خوف نے اسے اور بھی معصوم بنا دیا تھا لمبی زلفیں خود کو چھڑانے کی کوشش میں اس کے چہرے پر بکھر گئی تھیں، شہروز جو کہ اپنے سخت غصے کے موڈ میں آنے والا تھا سانولی کو دیکھ ہر شے بھلا دیتا ہے یہ پہلی بار تھی کہ اسے کسی پر غصہ نہیں آیا تھا بلکہ اسے تو یہ ہوش بھی نہیں تھا کہ سانولی کی کانچ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کی چوڑیاں ٹوٹ کر کارپیٹ پر گر رہی تھیں جن کی چبھن اسے محسوس بھی نہیں ہو رہی تھی وہ تو بس اس سانولی پر حسین لڑکی کا دیدار کر کے اپنے دل کو سکون دے رہا تھا

پلیز مجھے چھوڑیں درد ہو رہا ہے، سانولی آخر تھک ہار کر اس سے التجا کرتی ہے تو شہر وز اسے آہستہ سے چھوڑ دیتا ہے ساتھ ہی گَن بھی اس کے ہاتھ سے نیچے گر جاتی ہے

سانولی جلدی باہر کو مڑتی ہے تو گَن سے اس کا پاؤں ٹکراتی ہے اور وہ شہر وز کے چوڑے سینے سے آ لگتی ہے جس پر شہر وز اپنا توازن بر قرار نہیں رکھ پاتا اور دونوں نیچے گر جاتے ہیں سانولی جلدی اوپر ہوتی ہے تو اس کی کالی لمبی زلفیں اس کے اوپر بادلوں کی طرح چھا جاتی ہیں جن کی مہک شہر وز کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے وہ اس کا پورا جائزہ لیتا ہے سانولی خود کو دیکھتی ہے تو شرم کے مارے اٹھ کر اپنا دوپٹہ لیتی ہے اور باہر کو بھاگتی ہے شہر وز وہیں لیٹے اسے بھاگ کر جاتے دیکھ پہلی مرتبہ دل سے مسکراتا ہے اور پھر چھت کو دیکھ ایک لمبی سانس بھرتا ہے

کہاں چلی گئی تھی تم سانولی ابھی نکاح ہونے والا ہے بہن کے پاس رہو، وہ بھاگتی ہوئی نیچے کمرے میں آتی ہے جس کی وجہ سے اس کی سانس پھول جاتی ہے

ج۔جی اماں، وہ اپنی گھبراہٹ کو چھپاتی ہے

کچھ ہی دیر میں نازلی اور نکاح دراب چودھری کا نکاح ہو جاتا ہے سبھی ایک دوسرے کو مبارکباد دے کر خوشی سے گلے لگاتے ہیں دراب آنے والے وقت سے انجان پر ابھی خوش ہوتا ہے شہروز چودھری کی نگاہیں اس چھوٹی سی حسین لڑکی کو سارے وقت تلاش کر رہی تھیں اور ادھر سانولی نے دوبارہ کمرے سے باہر نکلنے کی غلطی نہیں کی

نازلی بیٹی ہماری خاطر تم نے جو اپنی خوشیوں کی قربانی دی ہے ہم اسے ساری زندگی نہیں بھلا پائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیشہ تمہیں خوش رکھے،نازیہ بیگم اسے گلے لگاتی آنکھوں میں نمی لے کر باہر نکل جاتی ہیں

اب ہمیں بھی چلنا چاہیئے نازلی تم اپنا خیال رکھنا، شمع بیگم بھی باہر نکل جاتی ہیں

آپی ہم ابھی جا رہے ہیں پر ڈونٹ وری میں آپ سے ملنے آتی رہوں گی آئی لو یو سو مچ،سانولی اسے گلے لگاتی ہے

تمہاری انگیزی کی مجھے ابھی بھی سمجھ نہیں آتی،نازلی ہلکی سی مسکراتی ہے

آ جائے گی اب سے آپ نے اپنا بہت بہت خیال رکھنا ہے اور اگر حویلی والے تنگ کریں تو بس مجھے ہی بتا دینا ہے میں اکیلی ہی ان کے لیے کافی ہوں،وہ جاتے جاتے پھر شرارت کرتی ہے

سانولی چلو،باہر سے فارس آواز لگاتا ہے

بائے آپی، وہ اٹھ کر باہر کو دوڑتی ہے اور نازلی گھونگھٹ ڈالتے بیڈ پر بیٹھ کر اپنے آنے والے امتحان کا انتظار کرنے لگتی ہے

کافی دیر کے بعد دراب کمرے میں آتا اور سامنے اپنے بیڈ پر پھولوں کے بیچ گھونگھٹ ڈال کر بیٹھے ہوئے اس پھول کو دیکھتا ہے تو لب مسکرانے لگتے ہیں

آج میں بہت خوش ہوں جس لڑکی کو میں نے پہلی نظر میں چاہنے لگا تھا اس وقت وہ میرے کمرے میں میری ملکیت بنی بیٹھی ہے، وہ اس کے پاس بیٹھ کر مسکراتے ہوئے گھونگھٹ اٹھاتا ہے تو ایک دم سے سنجیدہ ہو کر کھڑا ہوتا ہے

تم کون ہو؟ وہ نازلی کو دیکھ حیران رہ جاتا ہے اسے بھی حیرانگی میں ڈال دیتا ہے

م-میں آپ کی بیوی جس سے ابھی آپ کا نکاح ہوا تھا، اسے بھی پریشانی سے اسے دیکھتی ہے

یہ کیسے ممکن ہے تمہاری جگہ تو اسے ہونا چاہئے تھا جسے میں نے پسند کیا تھا صادق کی بیٹی جو حویلی میں کام کرتی تھی وہ اس دن تم تو نہیں تھی پھر، دراب پریشانی سے اپنا سر پکڑ تا ہے

میں ہی ان کی وہ بیٹی ہوں جو اس حویلی میں کام کرتی تھی اور شاید جسے آپ نے اس دن یہاں دیکھا ہو گا وہ میری چھوٹی بہن سانولی ہو گی، وہ ایک دم نازلی کی طرف مڑ تا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تو تمہارے باپ نے ہمیں دھوکہ کیوں دیا بتایا کیوں نہیں کہ اس کی دو بیٹیاں ہیں خوا مخواہ تمہیں میرے سر پر ڈال دیا، وہ اسے غصے اور نفرت سے دیکھتا ہے

ہم نے کوئی آپ لوگوں کو کوئی دھوکہ نہیں دیا آپ نے ہی حویلی کی ملازمہ یعنی میرا رشتہ مانگا تھا، وہ بھی اپنی صفائی میں کچھ بولتی ہے

جو بھی ہو اب جبکہ تمہارے نام کے ساتھ میرا نام جڑ ہی گیا ہے تو اسی سے خوش ہو جاؤ پر میں تمہیں اپنی بیوی تسلیم نہیں کروں گا تم اس کمرے میں تو رہ سکتی ہو پر اس دل میں نہیں اور تم اگر اس بات کا ڈھنڈورا پیٹتی ہو یا خاموش رہتی ہو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا جلدی سے چینج کر کے لائٹ آف کرو اور اس صوفے پر یا پھر نیچے جہاں مرضی کرئے سو جاؤ، دراب اس سے کہتا شروانی اتار کر نیچے پھینکتا بیڈ پر لیٹ جاتا ہے نازلی بھی ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ چینج کرنے چلی جاتی ہے

شہروز چودھری شادی سے ہو کر واپس شہر آگیا تھا اس نے سانولی کو حویلی میں ڈھونڈا پر وہ اسے نہیں ملی وہ صوفے پر اپنے بازوؤں پھیلائے ٹیک لگا کر آنکھیں موندے اس رات کے حسین پل کو یاد کر کے مسکرا رہا تھا

جو شخص محفل میں بھی نہیں مسکراتا آج وہ اکیلے ہی مسکرائے جا رہا ہے، کیا خاص بات ہے؟ سمیر اسے اکیلے بنا کسی وجہ کے مسکراتے ہوئے دیکھ کر حیران ہوتا ہے

مجھے میرے دل کا سکون مل گیا ہے، وہ یوں ہی کھوئے ہوئے لہجے میں ہے

ہوا کیا ہے زرا سمجھاؤ گے اور یہ ہاتھوں پر پٹیاں؟ سمیر اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتا ہے

پہلی بار کسی سے محبت ہو گئی ہے یہ پٹیاں اسی کی نشانی ہے، وہ آنکھیں کھول سمیر کو دیکھتا ہے

شہروز چودھری اور محبت ایک ساتھ کیا کہنے ہیں آپ کے، وہ حسینہ کون تھی جس نے تم جیسے سخت مزاج شخص کو بھی محبت کا احساس دلایا؟ سمیر آخر کو پوچھ ہی لیتا ہے

ایک ملاقات کے بعد ملی ہی نہیں پر جب میں نے اسے تلاش کیا تو کہیں بھی ہو مل جائے گی، وہ بڑے اطمینان سے کہتا ہے

ہاں شہروز چودھری کیلئے بھلا کیا مشکل ہے چلو میں شاپنگ پر جا رہا ہوں میرے ساتھ چلو، سمیر اٹھ کر اپنی شرٹ صحیح کرتا ہے

دل تو نہیں کر رہا ہر خیر چلو چلتے ہیں، وہ دونوں باہر کو نکل جاتے ہیں

لائیں بیگم صاحبہ میں لے جاتی ہوں، سائرہ بیگم پانی کا جگ اٹھائے ڈائننگ ٹیبل پر لے جا رہی تھیں جب نازلی آکر ان سے جگ لیتی ہے

بیگم صاحبہ نہیں تم مجھے اب موم یا امی کہہ سکتی ہو اب اس حویلی کی فرد ہو تم، وہ پیار سے اس سے بات کرتیں ہیں تو اسے اچھا لگتا ہے

یہ پانی میں لے جاتی ہوں تم جا کر دراب کو کھانے پر بلا لاؤ، سائرہ بیگم جگ اس سے واپس لیتی ہیں اور وہ اوپر دراب کو بلانے چلی جاتی ہے

کیا ضرورت ہے آپ کو اس ملازمہ سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرنے کی، مالا اسے اوپر جاتے دیکھ سائرہ بیگم سے مخاطب ہوتی ہے

وہ اب ملازمہ نہیں تمہاری بھابھی ہے تم کچھ تمیز سے بات کیا کرو اگر فرصت ہے تو جا کر باہر تایا جان اور اپنے باپ کو بلا لاؤ، سائرہ بیگم کہہ کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف جاتی ہیں تو مالا بھی غصے سے باہر نکل جاتی ہے

سنیں امی نیچے آپ کو کھانے پر بلا رہی ہیں آ جائیں، نازلی کمرے میں آتی ہے تو دراب صوفے پر بیٹھا موبائل دیکھ رہا تھا

امی ہمم تو رشتے داریاں بنانی شروع ہو گئی تم، وہ تمسخرانہ انداز سے کہتا ہے

اب میرا جس سے جو رشتہ ہے ویسے ہی اسے پکاروں گی نا چاہے آپ کو اچھا لگے یا برا، وہ واپس باہر کو مڑتی ہے

کافی زبان چلتی ہے تمہاری پر اسے میرے سامنے بند رکھو گی تو ہی فائدے میں رہو گی، دراب اسے وارن کرتا کمرے سے نکل جاتا ہے اور وہ بھی مایوسی سے اس کے پیچھے باہر نکل جاتی ہے

سانولی چلو میرے ساتھ شوپنگ پر، فارس اس کے کمرے آتا ہے

فارس بھائی اگر آپ کے پاس پیسے س ہی گئے ہیں ت

وانھیں اپنی شادی کے لیے بچا کر رکھیں نایوں فضول خرچیوں میں نہ اڑائیں، وہ بڑوں کی طرح اسے سمجھاتی ہے

شادی ہو جائے اسی لیے تو خرچ کر رہا ہوں مطلب ماریہ کو پروپوز کرنے کے لیے رنگ خریدنے جارہا ہوں، وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر رازداری سے کہتا ہے

اوا چھا اچھا اب میں سمجھ گئی آپ جا کر موٹر سائیکل نکالیں میں شال اوڑھ کر آئی، فارس مسکراتا باہر نکل جاتا ہے

سانولی یہ رِنگ پہن کر دیکھو تو، فارس اور وہ اس وقت جیولری شاپ میں موجود تھے

ہمم اچھی ہے پر بہت بھاری سی ہے کوئی ہلکی سی دیکھیں، وہ رِنگ کو اپنی اُنگلی میں ڈالتی ہے

تو پھر یہ، فارس ایک اور رِنگ اٹھا کر اسے دکھاتا ہے

یہ اچھی ہے پر فارس بھائی یہ رِنگ اب اتر نہیں رہی، جو رِنگ اس نے چیک کرنے کے لیے پہنی تھی وہ اب اتر نہیں رہی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مجھے دکھاؤ جب پہنی نہیں جا رہی تھی تو زبردستی کیوں پہنی، فارس اس کی اُنگلی سے رِنگ اتارتے کی کوشش کرتا ہے

مجھے لگا نہ پہنی تو پھر آپ کو لگے گا کہ میں آپ کی خوشی میں خوش نہیں، وہ معصوم بنتی ہے

پاگل، یہ لو اتر گئی، فارس رِنگ اتار کر اسے دکھاتا ہے

رکو اب میں خود پہنا کر چیک کرتا ہوں کہیں یہ نہ ہو کہ تم پھر سے رِنگ پھنسالو، وہ دوسری رِنگ لینے کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہے تو فارس اسے روکتا ہے

تم نے اور کچھ لینا ہے تو لے لو کیونکہ میں اب اور نہیں پھر سکتا، شہروز سمیر سے کہتا ہے جو اسی شاپنگ مال میں ہوتے ہیں

تبھی شہروز کی نظر سامنے جیولری شاپ میں بیٹھی اس چھوٹی لڑکی پر نظر پڑتی ہے تو اس کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھتے ہیں پر جیسے ہی وہ دیکھتا ہے کہ کوئی لڑکا اس کا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے رِنگ پہناتا ہے اور وہ بھی مسکرائے جا رہی ہوتی ہے تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ غصہ آ جاتا ہے آنکھوں میں وحشت ابھر آتی ہے

شہروز یہ کیا کر رہے ہو یہاں لوگ ہیں اچانک تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ سمیر جو اس سے باتیں کر رہا تھا اسے جیب سے گَن نکالتے دیکھ اس کو پکڑتا ہے

سمیر چھوڑو مجھے، وہ خود کو سمیر سے چھڑانے لگا تو سمیر اسے کچھ کر کے زبردستی گاڑی میں بیٹھاتا ہے اور جلدی سے وہاں سے نکل کر شہروز کے فام ہاؤس جاتا ہے

یہ والی رِنگ کمال کی ہے ماریہ کو بہت پسند آئے گی وہ تو آپ کو ایک دم سے ہاں کر دے گی پر میں نے آپ کا جتنا ساتھ دیا ہے وہ بھو لیئے گا مت اوکے، وہ دونوں رِنگ خرید کر شاپنگ مال سے باہر نکلتے ہیں

نہیں بھولوں گا اور اچھا سا موقع دیکھ کر اسے پروپوز کر دوں گا، وہ موٹر سائیکل پر سوار ہوتا ہے

موقع بنائیں گے تو بنے گا آج ہی اسے یہ رِنگ پہنا کر پروپوز کر دیں اور کیا، وہ آسان حل پیش کرتی ہے

اتنی جلدی؟ فارس چونک کر اسے دکھاتا ہے

یہ آپ کو جلدی لگ رہی ہے مجھے تو کافی دیر لگ رہی ہے ایسا ہی رہا تو ماریہ کسی اور کے سنگ کر دی جائے گی اور پھر آپ موقعے کی تلاش کو چھوڑ کر کسی دوسری لڑکی کی تلاش کرنا، وہ اسے ڈراتے ہوئے شرارت سے ہنستی ہے

اب تو جلدی ہی کرنے پڑے گی تم بیٹھو گھر چلیں، وہ اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھتی ہے تو فارس موٹر سائیکل کو گھر کی طرف موڑتا ہے

شہروز فام ہاؤس پہنچ کر غصے سے گاڑی سے نکل کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر جاتا ہے اور سامنے آنے والی ہر چیز کو چکنا چور کرتا جاتا ہے سمیر بھی اس کے پیچھے بھاگ کر اندر آتا ہے شہروز لاؤنج میں موجود شیشے

کی ٹیبل پر زور سے اپنا ہاتھ مارتا ہے تو وہ ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے اور شیشے کے ٹکڑے اس کے ہاتھ میں گھس جاتے ہیں جن کی وجہ سے خون بہنے لگتا ہے

شہروز یہ کیا پاگل پن ہے کیوں تم ایسا کر رہے ہو آخر اچانک تمہیں ہو کیا گیا ہے؟ سمیر کو اس کے غصے کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی

تم نے مجھے اس لڑکے کو مارنے کیوں نہیں دیا؟ اسے مار دیتا تو شاید شاید میرا غصہ کم ہو جاتا، وہ سمیر کو کالر سے پکڑتا ہے

کس لڑکے کو اور کیوں؟ اس وقت سمیر بھی اس کے غصے سے گھبرا جاتا ہے

وہی جو اس لڑکی کو رِنگ پہنا رہا تھا جس میں پہلی نظر دیکھتے ہی محبت کرنے لگا تھا اور اب جنون کی حد تک عشق کرنے لگا ہوں، وہ سمیر کا کالر چھوڑتا ہے

شاید وہ کوئی اور لڑکی ہو یا پھر ہو سکتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو، سمیر اسے ریلیکس کروانے کی کوشش کرتا ہے

نہیں وہ وہی تھی وہی، شہروز پورے اعتماد سے کہتا ہے

اوکے اوکے وہی تھی اب میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں تمہیں بینڈیج کروانے کی ضرورت ہے ہمم، سمیر موبائل نکال کر ڈاکٹر کو کال ملاتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟ وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا

درد ہو تو محسوس کروں، وہ اپنے زخمی ہاتھ کو دیکھتا ہے

شام کو میری شادی شروع ہو رہی ہے اور تم نے اپنا یہ حال بنا دیا دیکھو شہروز میری شادی کے بعد ہم خود اس لڑکی کو ڈھونڈ لیں کہ اور ویسے بھی وہ اسی شہر میں ہے کوئی مشکل نہیں ہو گی ہم جا کر اس کے گھر والوں سے تمہارے لیے اس کا رشتہ مانگ لیں گے ہمم، سمیر سامنے صوفے پر بیٹھتا ہے

میرے لیے تو کچھ بھی مشکل نہیں چاہوں تو ابھی اسے ڈھونڈ کر نکاح کر لو پر میں اسے کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا اور تم ٹینشن نہ لو میں تمہاری شادی میں آؤں گا تم جاؤ دولہے بنو، سمیر اس کی بات سن مسکراتا ہے

سانولی بیٹا تمہاری دوست ماریہ کی کال ہے، ماجد صاحب جیسے ہی کہتے ہیں تو وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل کر آتی

ہائے تم گاؤں کیا گئی تھی مجھے تو بھول ہی گئی نہ جانے کی خبر دی نہ آئے کی، وہ موبائل کان سے لگاتی ہے تو ماریہ کے شکوے سننے کو ملتے ہیں

مجھے خود خبر نہیں رہی تمہیں کیا بتاتی، ویسے تم کیسی ہو خیریت سے کال کی؟ وہ کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہاں خیریت ہی ہے اصل میں شام کو میں شادی پر جارہی ہوں تمہارے بنا دل نہیں لگے گا اسی لیے چاہتی ہوں کہ تم بھی شادی پر آؤ، ماریہ اب مطلب کی بات کرتی ہے

شادی کس کی؟ اور میں اس طرح بن بلائے مہمان بن کر جاؤں گی تو وہ کیا سوچیں گے؟ وہ منہ بناتی ہے

پاپا کے باس کے بیٹے کی شادی ہے جس پر میں نے بلا ہے تمہیں اب لازمی آنا ہے میں ویٹ کروں گی، ماریہ اس سے آنے کی ضد کرتی ہے

اوکے تم ایڈریس سینڈ کرنا میں فارس بھائی کے ساتھ آؤں گی ہمم، وہ چہک کر اسے بولتی ہے اور کال کاٹ کر باہر کو بھاگتی ہے

فارس بھائی فارس بھائی کام ہوگیا، وہ بھاگ کر باہر فارس کے پاس آتی ہے جو اپنے موٹر سائیکل کو صاف کر رہا تھا

کون سا کام ہوگیا ہے؟ شمع بیگم کرسی پر بیٹھی تھیں چاول چُن رہی ہوتی ہیں

آہ وہ میں فارس بھائی سے پوچھ رہی تھی کہ اگر ان کا اپنے موٹر سائیکل کو صاف کرنے کا کام ختم ہوگیا ہے تو بتادوں جانا کہیں نہیں ہے شام میں ہمیں ماریہ کے کسی رشتے دار کی شادی ہے تو اس پر جانا ہے بس، وہ آدھا سچ آدھا جھوٹ ملاتی ہے

ٹھیک ہے چلے جانا پر آنے میں دیر نہ ہو، شمع بیگم چاول لے کر اندر چلیں جاتی ہیں

ارے فارس بھائی آپ کا کام ہو گیا ہے ماریہ شادی پر آئے گی تو آپ وہ رِنگ دے کر اسے پروپوز کر دینا اوکے، وہ آہستہ سے اسے کہتی ہے تو وہ اثبات میں سر ہلاتا ہے

شکر ہے آگئی تم، ماریہ گیٹ پر کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی

سانولی نے سفید اور سرخ رنگ کی فراک زیب تن کی ہوئی تھی براؤن کلر کی شال، بالوں کا جوڑا بنا ہوا تھا اور دو آوارہ لَٹیں چہرے پر جھول رہیں تھیں، ہلکا میک اپ، وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

مجھے ہی دیکھ کر شکر کیا ہے یا، وہ ماریہ کی نظروں کے زاویے کو دیکھ کر کہتی ہے

چلو اندر، ماریہ فارس سے نظریں ہٹا کر سانولی کو پکڑ کر اندر لے جاتی ہے

تم نے آکر اس محفل کو مکمل کر دیا تھینکس، سمیر شہروز کو آتے دیکھ اس کے پاس جاتا ہے

میں اپنی زبان کا پکا ہوں آنے کا کہا تھا تو آ گیا، وہ سمیر کو دولہا بنے دیکھ گلے سے لگاتا ہے

سانولی، فارس اسے آواز دیتا ہے جو ماریہ کے ساتھ کھڑی ہوتی ہے

جی، وہ فارس کی طرف بڑھتی ہے

تمہاری دوست تو پروپوز کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہی کچھ مدد کرو، فارس آہستہ سے کہتا ہے

ہمم نوپروبلم یہاں مہمان بہت ہیں تو میں ایسا کرتی ہوں اسے اندر لے جاتی ہوں اور خود بہانہ بنا کر اِدھر اُدھر ہو جاؤں گی آپ بھی پیچھے پیچھے آجائیں اور موقعے پے چوکا لگا دینا، وہ اپنا پلین بتاتی ماریہ کو اندر لے جاتی ہے

تم یہاں کیوں لے آئی ہو مجھے؟ ماریہ اندر آکر اس سے پوچھتی ہے

وہ باہر بہت شور تھا تھوڑے دیر سکون حاصل کرنے کے لیے آئی ہوں، وہ منہ میں جو آتا ہے کہہ دیتی ہے

تم رکو میں بس ابھی آئی، وہ فارس کو آتے دیکھ باہر کو نکلتی ہے اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی کوئی مضبوطی سے اسے اپنی جانب کھینچتا ہے

فارس آپ سانولی تو باہر گئی ہے، ماریہ کو لگا وہ سانولی کو ڈھونڈنے آیا ہے

مجھے تم سے ہی کچھ کہنا ہے، وہ اس کے پاس آکھڑا ہوتا ہے

مجھ سے؟ وہ اس کی بات نہیں سمجھتی

میں اصل میں تمہیں یہ دینا چاہتا تھا، وہ اپنے جیب سے وہی رِنگ نکالتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اگر تمہیں میری بات بری لگے تو آئی ایم سوری پر تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر تم راضی ہو تو یہ رِنگ پہن لو ورنہ میں سمجھوں گا کہ تم میری قسمت میں ہی نہیں تھی، فارس رِنگ اس کی طرف بڑھاتا ہے

لائے ہیں تو پہنائیں بھی، ماریہ شرماتی ہوئی اپنا بایاں ہاتھ اس کی طرف بڑھاتی ہے تو فارس کے چہرے پر ایک خوشی ابھرتی ہے اور وہ اس کا ہاتھ تھام کر رِنگ پہناتا ہے

تم ہر بار مجھے بہت خوبصورت لگتی ہو، نام کیا ہے تمہارا؟ شہروز اسے دیوار سے پِن کئے ارد گرد اپنے بازوؤں رکھے کھڑا ہوتا ہے اور وہ کھڑی کپکپا رہی ہوتی ہے

س--س--سانولی، وہ اٹک اٹک کر کہتی ہے

نام بھی تمہاری طرح حسین ہے، وہ اس کے چہرے سے لَٹ کو کان کے پیچھے کرتا اکے سرخ نازک لبوں کو اپنے زخمی ہاتھ کے انگھوٹھے سے سہلاتا ہے تو وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی ہے تو اس کے ہاتھ پر بندھی ہوئی سفید پٹی خون سے رسنے لگی جسے دیکھ سانولی ہمدردی سے شہروز کی طرف دیکھتی ہے

اٹس او کے تمہارے حسن کے سحر میں جکڑ کر مجھے اور کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا، وہ اس سے بڑے پیار سے پیش آتا ہے

ایک بات تو بتاؤ تم اس رات حویلی میں کیا کر رہی تھی؟ وہ کب سے اس رات کے بارے میں جاننا چاہتا ہے

م-میری آپی کی ش-شادی تھی دراب چودھری کے ساتھ، وہ اس کی نظروں سے گھبراتی ہے

اوتو کیا تم مجھے جانتی ہو؟ شہروز اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھتا ہے تو وہ نفی میں سر ہلاتی ہے

میں شہروز چودھری ہوں اور تمہارے لیے صرف شہروز تمہارا شہروز، اب بتاؤ تمہارا کون ہوں میں؟

شہروز اس کی زلفوں کو جوڑے سے آزاد کرتا ہے اور وہ سہمی سی کھڑی ہوتی ہے

ش-شہروز م-میرے شہروز، وہ اس کی قربت سے مزید گھبراتی چہرہ جھکا لیتی ہے

آئی لو یو، وہ اس کے چہرے کو اوپر کرتا ہے

میں نے آئی لو یو کہا ہے جواب میں تم بھی آئی لو یو ٹو کہو، وہ اسے مزید پریشان کرتا ہے

آ-آئی ل-لوی-یوٹ-ٹو، وہ اپنی آنکھیں میچ کر بڑی مشکل سے کہتی ہے

یہ کچھ مزے دار نہیں تھا اپنی آنکھیں کھولو اور محبت سے میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو، شہروز پھر سے اسے محبت سے کہتا ہے

آئی لو یو ٹو، اس بار وہ کسی طرح اس کی نیلی آنکھوں میں دیکھ کر کہتی ہے

اب ایک کس دو، شہروز کی اس بات پر سانولی اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

گھبراؤ نہیں مزاق کررہاہوں ویسے جو لڑکا آج جیولری شاپ میں رِنگ پہنارہاتھاوہ مجھ سے مرنے والا ہے اور اس بار میں مزاق نہیں کررہا، وہ اطمینان سے کہتا سانولی کو ایک اور پریشانی میں مبتلا کردیتا ہے

پلیز فارس بھائی کو کچھ مت کریئے گا وہ تو بس رِنگ پہنا کر چیک کررہے تھے ماریہ کو پروپوز کرنے کے لیے، اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے وہ اسے سب بتاتی ہے

سگا بھائی تو نہیں ہو گا اس لیے اگر اسے زندہ رکھنا چاہتی ہو تو مجھے تم پھر سے اُس کے ساتھ نظر نہ آؤ،

سانولی جلدی سے ہاں میں سر ہلاتی ہے تو شہروز اس کے سامنے سے ہٹتا ہے راہِ فرار ملتے ہی وہ تیزی سے باہر کو بھاگنے لگتی ہے

سنو تمہاری گردن پر بنا تِل بھی جان لیوا ہے، ایک بار پھر وہ اسے آواز لگاتا ہے تو وہ بنا اسے دیکھے باہر کو بھاگتی ہے اور شہروز کی مسکراتی نظریں دور تک اسکا پیچھا کرتی ہیں

سانولی کہاں تھی تم؟ ہم تمہیں کب سے ڈھونڈ رہے تھے مجھے لگا تم اکیلی ہی گھر چلی گئی ہو، فارس اسے آتے دیکھ سُکھ کی سانس لیتا ہے

و-وہ میں یہیں تھیں گھر چلیں میں تنگ ہوگئی ہوں، وہ کسی بھی طرح وہاں سے نکلنا چاہتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سانولی تھوڑی دیر اور پھر چلی جانا، ماریہ فارس سے کچھ دیر اور باتیں کرنا چاہتی ہے تو انھیں روکنا چاہتی ہے جس پر سانولی ہلکی سی مسکراتی ہے پر جب اس کی نظر سامنے کھڑے شہروز چودھری پر پڑتی ہے جو اسے مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا وہ تو وہ انہی نظریں جھکا لیتی ہے

فارس بھائی اب چلیں، تھوڑی دیر بعد جب شہروز اندر کہیں چلا جاتا ہے تو وہ پھر سے فارس کے پاس آتی ہے

ہاں چلو اوکے بائے ماریہ، ماریہ انھیں ہاتھ ہلا کر بائے کرتی ہے اور وہ دونوں گھر چلے جاتے ہیں شہروز واپس باہر آتا ہے تو اسے سانولی کہیں بھی نظر نہیں آتی

تو سمیر اب میں چلتا ہوں ایک بار پھر سے شادی مبارک، وہ سمیر کے پاس آتا ہے

یار رک جاؤ ابھی تو محفل لگی ہوئی ہے، سمیر اسے کچھ دیر اور روکنا چاہتا ہے

محفل کو کیا کروں جب محفل کی رونق ہی چلی گئی ہے، اس کی بات تو سمیر کے پلے نہیں پڑتی پر پھر بھی وہ مسکراتا ضرور ہے

اُس بات کو گزرے ہوئے کافی دن ہو گئے تھے اب سانولی کی چھٹیاں بھی ختم ہو گئی تھیں آج اس کا چھٹیوں کے بعد یونی میں پہلا دن تھا

فارس بھائی دیر ہو رہی ہے اب چلیں بھی، وہ اپنا بیگ لے کر باہر آتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہاں چلو ابھی پہنچاتا ہوں تمہیں، فارس موٹر سائیکل پر بیٹھتا ہے اور وہ بھی پیچھے بیٹھ جاتی ہے

کہا تھا نا ابھی پہنچاتا ہوں تو پہنچا دیا اب تم جاؤ میں بھی جاتا ہوں، وہ اسے یوں کے پاس چھوڑ کر چلا جاتا ہے تبھی اچانک ایک گاڑی تیزی سے آتی ہے اور کوئی اسے اندر کھینچتا ہے

جان تم سے کہا تھا کہ مجھے تم پھر اس لڑکے کے ساتھ نظر نہ آؤ پر پر شاید تم چاہتی ہو کہ میں بار بار تمہیں یوں اچانک ملوں ہمم، شہروز اسے گود میں بیٹھاتا اس کے چہرے کے اڑتے رَنگ کو دیکھتا ہے

پلیز مجھے جانے دیں ایسا کچھ نہیں ہے جو آپ سوچ رہے ہیں، وہ اس کی گرفت میں مچلتی ہے

چھوڑوں کیوں پہلے بتاؤ کہ میری بات کیوں نہیں مانی؟ وہ اس کے چلتے ہاتھوں کو پکڑتا ہے

آپ میرا پیچھا چھوڑ دیں میں آپ سے بہت چھوٹی ہوں اور آپ کو پسند بھی نہیں کرتی، نا جانے اس میں اتنا بولنے کی ہمت کہاں سے آئی پر وہ کہہ ہی گئی

چھوٹی ہو اسی لیے اب تک تمہیں آنے والے وقت کیلئے مہلت دے رہا ہوں اور پسند کا کیا ہے آج نہیں تو کل ہی سہی تمہیں اچھا لگنے لگوں گا اب کہہ رہا ہوں اپنی سٹڈیز کمپلیٹ کر و تا کہ میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس لے آؤں، آئی بات سمجھ؟ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلاتی ہے

ہمم گڈ گرل اب جا سکتی ہو، وہ اسے چھوڑتا ہے تو وہ جلدی سے گاڑی سے اُتار کر یونی کے اندر بھاگتی ہے

شہروز اس کے جانے کے بعد گاڑی کو واپس موڑتا ہے

فارس تم کسی اور کو کیسے پسند کر سکتے ہو میں نے تو سانولی کو تمہارے لیے سوچ رکھا تھا، شمع بیگم ماریہ کے لیے اس کی خوش سن کر افسردہ ہوتی ہیں

امی میں نے سانولی کو ہمیشہ اپنی چھوٹی بہن کہا ہے اور سمجھا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں، وہ ان کے ہاتھ پکڑتا ہے

فارس ٹھیک کہہ رہا ہے سانولی نے بھی ہمیشہ اسے بھائی ہی کہا ہے اور وہ عمر میں فارس سے چھوٹی بھی ہے اب چونکہ فارس نے اپنے لیے لڑکی پسند کر ہی لی ہے تو ہمیں بھی اسے اپنی رضامندی دینی ہی چاہئے، ماجد صاحب بھی ایک اچھا مشورہ دیتے ہیں

آپ لوگ راضی ہیں تو میں بھی راضی ہی ہوں ہم کل ہی ان کے گھر چلے جائیں گے، شمع بیگم آخرکار مان جاتی ہیں اور ماجد صاحب اور فارس بھی اس بات پر خوش ہوتے ہیں

سانولی میں دیکھ رہی ہوں تم کافی دنوں سے یونیورسٹی نہیں جارہی، کوئی پریشانی ہے کیا؟ شمع بیگم اس کے کمرے میں آتی ہیں

نہیں پھوپھو بس پڑھائی کا کچھ مزہ نہیں تھا اسی لیے نہیں گئی، آپ بتائیں فارس بھائی کی انگیجمنٹ کب کروا رہی ہیں؟ وہ ان کے پاس آتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تمہارے چچا جی اور میں نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ ہم کوئی منگنی وغیرہ نہیں کروائیں گے بس نکاح ہی کروائیں گے اب الگ الگ رسومات کے لیے اتنے پیسے نہیں ہیں ہمارے پاس، شمع بیگم اپنی پریشانی بتاتی ہیں

ٹھیک فیصلہ کیا ہے آپ نے، تو کب فارس بھائی کا نکاح ہو رہا ہے؟ وہ ان کے کاندھے پر ہاتھ رکھتی ہے

فارس کو جلدی ہے تو ہم نے بھی جمعرات کو نکاح رکھا ہے یہ لو موبائل تمہیں یہی کہنے آئی تھی کہ صادق بھائی کو اور نازلی کو بھی کال کر کے فارس کے نکاح میں شرکت کرنے کا کہو، شمع بیگم موبائل اسے دے کر کمرے سے نکل جاتی ہیں

اسلام علیکم بابا کیسے آپ اور امی؟ صادق صاحب کے کال پِک کرتے ہی وہ خوش ہوتی پوچھتی ہے

ہم لوگ ٹھیک ہیں تم سب وہاں کیسے ہو، صادق صاحب کے لہجے میں خوشی ہوتی ہے

سب ٹھیک ہیں آپ کو یہ بتانا تھا کہ اس جمعرات فارس بھائی کا نکاح ہو رہا ہے پھوپھو نے آپ لوگوں کو آنے کا کہا ہے آپ امی کو لازمی لے کر آئیے گا اچھا اب میں آپی کو کال کر کے بتا دوں اللہ حافظ، وہ کال کاٹ کر نمبر ملاتی ہے جو اسے نازلی نے آتے وقت دیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اسلام علیکم میں سانولی بات کر رہی ہوں، کیا آپ میری آپی مطلب نازلی او ہو نازلین بی بی یا بیگم صاحبہ جو بھی کہتے ہیں انھیں بلالائیں گے ؟ بہت ضروری بات کرنی ہے، دراب کال پِک کرتا ہے تو وہ جلد بازی سے لگ جاتی ہے

کون ہے ؟ نازلی اس کے پاس آتے پوچھتی ہے

تمہاری بہن لو بات کرو، وہ فون اس کی طرف بڑھا کر وہیں کھڑا ہو جاتا ہے

سانولی کیسی ہو تم ؟ وہ بہت پیار سے اس سے پوچھتی ہے

میں ہمیشہ کی طرح ٹھیک ٹھاک ہوں، آپ سنائیں کیا آپ خوش ہیں حویلی میں ؟ نازلی تھوڑی خاموش ہو جاتی ہے

میں حویلی میں بہت ہی زیادہ خوش ہوں مہارانی کی طرح رہتی ہوں کوئی کام میرے بنا نہیں ہوتا، وہ دراب کو دیکھتے ہوئے خوش ہونے کا ناٹک کرتی ہے

آپ ہمیشہ خوش رہیں اور جس بات کیلئے کال کی تھی وہ تو بتائی ہی نہیں آپ نے اس جمعرات کو شہر آنا ہے فارس بھائی کا نکاح ہے دراب بھائی کو بھی کہنا ہے وہ آپ کو لے کر آئیں اب میں جا کر فارس بھائی سے میٹھائی کھالوں کیونکہ میری وجہ سے ہی تو یہ نکاح ہو رہا ہے بائے بائے اللہ حافظ، وہ چہکتی ہوئی کہتی ہے تو نازلی مسکرانے لگتی ہے

کیا کہہ رہی تھی وہ جو تم بھی مسکرائی، دراب اسے پہلی دفعہ کچھ خوش دکھتا ہے

جمعرات کو ہمیں شہر جانا ہے پھو پھو کے بیٹے کا نکاح ہے، نازلی کہہ کر چلی جاتی ہے اور دراب کچھ سوچنے لگتا ہے

آج فارس اور ماریہ کا نکاح تھا صادق صاحب اور نازیہ بیگم پہنچ گئے تھے اب سانولی کو نازلی اور دراب کا انتظار تھا

نیلے اور گلابی رنگ کا لہنگا، بالوں کو ایسے ہی آزادی سے کھلے چھوڑ کر، چہرے پر ہمیشہ کی طرح ہلکا پھلکا سا میک اپ، لگائے وہ زمین پر اتری کوئی خوبصورت پری لگ رہی تھی

آپ لوگ آگئے کب سے آپ لوگوں کی راہ تک رہی تھی میں، وہ دراب اور نازلی کو اندر آتے دیکھ ان کے پاس جاتی ہے

بس تھوڑی دیر ہو گئی، نازلی اسے گلے لگاتی ہے اور دراب بس اسے ہی دیکھ رہا تھا

آپ ایسے کیوں کھڑے ہیں آجائیں چل کر اندر بیٹھیں، سانولی دراب کو یونہی کھڑے ہوئے دیکھ اندر کی طرف اشارہ کرتی ہے اور تینوں اندر چلے جاتے ہیں

ماریہ کو نازلی اور سانولی نے فارس کے کمرے میں چھوڑا اب وہ بیٹھی فارس کی راہ دیکھ رہی تھی تھوڑی دیر میں فارس اندر آتا ہے تو وہ نظریں جھکا لیتی ہے

بہت پیاری لگ رہی ہو دل کرتا ہے ساری رات تمہیں بس دیکھتا ہی رہوں، وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتا ہے

آپ بھی بہت اچھے لگ رہے ہیں، وہ شرماتی ہوئی کہتی ہے

تم نے کہا ہے تو یقیناً اچھا لگ رہا ہوں گا میں تمہارے لیے یہ کنگن لایا تھا، پہنا دوں؟ وہ دو سونے کے پیارے سے کنگن اس کے سامنے کرتا ہے

اب آپ کو کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، وہ اپنا ہاتھ آگے کرتی ہے تو فارس اسے خوشی سے کنگن پہناتا ہے

بہت خوبصورت ہیں، ماریہ کنگن کو چھوتی ہے

تمہارے پہننے سے ان کی خوبصورتی دوبالا ہو گئی ہے، فارس اس کے ہاتھوں کو تھامے محبت سے کہتا ہے تو وہ شرمانے لگتی ہے

اس وقت سب کمروں میں ہوتے ہیں جب سانولی پانی لینے کچن میں آتی ہے اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے تو وہ پیچھے مڑتی ہے

آپ ہیں، کچھ چاہیئے تھا آپ کو؟ وہ دراب کو دیکھ کر سکون سے سانس لیتی ہے

نہیں ایسے تمہیں دیکھا تو چلا آیا بہت اچھی لگ رہی ہو، دراب اسے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھینک یو مجھے اب نیند آرہی ہے آپ بھی جا کر سو جائیں، وہ اس کے سامنے مزید نہیں رکنا چاہتی تو اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کرتی ہے دوپٹہ اتار کر ٹیبل پر رکھتی ہے بالوں کو آگے کر کے بیک زپ کھولتی ہے کہ اسے کمرے میں کسی اور کی موجودگی کی احساس ہوتا ہے پیچھے مڑ کر جو دیکھتی ہے تو وہ سامنے اس کے بیڈ پر آرام سے لیٹا اسے ہی دیکھ رہا تھا

آ- آپ اندر کیسے آگئے؟ ابھی کہ ابھی جائیں یہاں سے، وہ دوپٹے کو اٹھاتی ہے

تم میری طرف آؤ، وہ نفی میں سر ہلاتی ہے

چاہتی ہو کہ میں اٹھا کر لاؤں تمہیں، اس بار وہ ڈر کے اس کے پاس آتی ہے

جو کہنا ہے کہیں اور جائیں یہاں سے پلیز، وہ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے شہروز اسے کلائی سے پکڑ کر بیڈ پر گراتا ہے اور خود اس پر سائے کی طرح چھا جاتا ہے

چشمِ بدور بہت ہی خوبصورت ہو تم میری جان دل تمہیں ساتھ لے جانے کی ضد پر اڑا ہے، لے جاؤں ساتھ کیا؟ وہ اس کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر ڈالتے ہوئے پوچھتا ہے تو وہ جلدی سے نہ میں سر ہلاتی ہے

اگر ایسا ہے تو کسی اور سے اپنی خوبصورتی کے لیے داد وصول نہ کرنا، وہ دراب کو اس سے بات کرتے ہوئے سن چکا تھا

پلیز اب آپ جائیں، وہ مت بھرے لہجے میں کہتی ہے شہروز اسے اوپر کر کے اس کی بیک زپ آہستہ سے بند کرتا ہے اس کی انگلیوں کا لمس جب سانولی کو اپنی پیٹھ پر محسوس ہوتا ہے تو وہ زور سے اپنی آنکھیں بند کرتی ہے اس کی اس حرکت پر شہروز مسکرا دیتا ہے

سب کی شادیاں ہو گئیں ہیں ایک ہم دونوں ہی رہ گئے ہیں خود کو تیار رکھنا میں جلد ہی تمہیں لینے آنے والا ہوں، وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہے تو سانولی کا چہرہ شرم سے لال ہو جاتا ہے شہروز اسے چھوڑ جیسے آیا تھا ویسے ہی آرام سے چلا جاتا ہے اور وہ خود اس سے بچانے کی تجویز سوچنے لگتی ہے

تم بھی ہمارے ساتھ چلی جاتی سانولی، صادق صاحب جاتے ہوئے اس کے پاس آتے ہیں

نہیں ابا ابھی میں نہیں آسکتی میری پڑھائی کا مسئلہ ہے آپ لوگ خیریت سے جائیں، صادق صاحب اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہیں

اچھا سانولی چلتی ہوں میں، نازلی اسے گلے لگاتی ہے

آپ کیوں رو رہی ہیں؟ وہ نازلی کی آنکھوں میں نمی دیکھ لیتی ہے

نہیں تو بس ایسے ہی تمہاری قسمت پر رشک آرہا ہے کہ سب تم سے کتنا پیار کرتے ہیں تم ہو ہی بہت پیاری، نازلی اس کے گالوں کو پیار سے کھینچتی ہے

آپ مجھ سے بھی زیادہ پیاری ہو آئی لو یو، وہ نازلی کے گال پر اپنے ہونٹ رکھتی ہے

چلیں، دراب اس کے پاس آتے ہوئے بولتا ہے تو وہ آگے بڑھ جاتی ہے

دراب بھائی میری آپی بہت اچھی ہیں اور اب آپ کی زمہ داری ہیں ان کا اچھے سے خیال رکھیئے گا مجھے صرف ایک آپ سے ہی امید ہے، سانولی دراب کے سامنے آکر بہت امید سے اسے کہتی ہے

میں کوشش کروں گا کہ نازلی کا اچھے سے خیال رکھ سکوں، وہ کہہ کر چلا جاتا ہے ان کے جانے کے بعد وہ بھی اندر چلی آتی ہے

فارس لوگوں کی شادی کو آج دو ہفتے ہونے کو آئے تھے

کیا چل رہا ہے؟ وہ بیڈ پر بیٹھی سوچوں میں گم تھی جب ماریہ اس کے پاس آتی ہے

کچھ بھی تو نہیں آؤ بیٹھو، وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی پیچھے ہوتی ہے

اتنے دنوں سے دیکھ رہی ہوں تم کچھ پریشان پریشان لگ رہی ہو تم مجھے بتا سکتی ہو، ماریہ اسے تشویش سے دیکھتی ہے

پریشان تو میں ہوں کسی اور کو بتا بھی نہیں سکتی پر تمہیں ضرور بتاؤں گی وہ دراصل کوئی شخص ہے جو مجھے تنگ کرتا ہے کہتا ہے مجھ سے شادی کرے گا وہ جب میرے قریب آتا ہے تو مجھے بہت ڈر لگتا ہے وہ بہت خطرناک ہے میرا پیچھا نہیں چھوڑے گا، ماریہ بھی سب کچھ پریشان ہوتی ہے

نام بتایا اس نے؟ ماریہ کے پوچھنے پر وہ بتانے ہی لگتی تھی کہ شمع بیگم کمرے میں آجاتی ہیں

تم دونوں یہیں ہو اچھا ہے مجھے کچھ بات کرنی تھی تم سے، شمع بیگم سانولی کے ساتھ بیٹھ جاتی ہیں

سانولی بیٹا میں جو کہنے جا رہی ہوں اسے دھیان سے سننا اور پھر جواب دینا کچھ دیر پہلے میری دوست شکیلہ کی کال آئی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ اسے اپنے بیٹے کے لیے کسی اچھی اور پڑھی لکھی لڑکی کی تلاش ہے وہ دبئی سے یہاں شادی کرنے ہی آیا ہے اور اب جلدی سے شادی کر کے اپنی بیوی کو ساتھ لے جانا چاہتا ہے بات کو سیدھی طرح کروں تو وہ اپنے بیٹے کے لیے تمہارے رشتہ مانگ رہی تھی بھائی صاحب اور بھابھی کو تو کوئی اعتراز نہیں پر تم اطمینان سے سو کر مجھے کل بتا دو، شمع بیگم اس کے سر پر ہاتھ رکھتی ہیں

آپ لوگ بڑے ہیں سمجھدار ہیں جو فیصلہ آپ سب کا ہو گا وہی میرا بھی ہو گا، وہ سر جھکائے کہتی ہے

تم سے اسی جواب کی امید تھی خوش رہو میری بچی میں ابھی شکیلہ کو یہ خوشخبری سناتی ہوں وہ بہت خوش ہو گی، شمع بیگم پیار سے اس کی پیشانی چوم کر باہر نکل جاتی ہیں

کیا تم سچ میں خوش ہو؟ ان کے جانے کے بعد ماریہ اپنی طرف سے اس سے پوچھتی ہے

ڈونٹ نو پر مجھے لگتا ہے یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے میں اس سائیکو انسان سے اپنا پیچھا چھڑا سکتی ہوں، پر اصل میں وہ یہ بات نہیں جاتی کہ وہ کتنی بڑی غلطی کرنے جا رہی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سنو اس طرح سے صفائی کی جاتی ہے، کام آتا بھی ہے کہ نہیں؟ مالا گملے کے اوپر اپنی انگلی سے دھول چیک کرتی ہے

جی چھوٹی بی بی میں نے ابھی صاف کیا ہے پر آپ کہتیں ہیں تو پھر سے صاف کر دیتی ہوں، نازیہ بیگم کپڑا لے کر پھر سے گملا صاف کرتی ہیں

تمہیں اور تمہاری بیٹی کو تو کچھ آتا ہی نہیں وہ تو زبردستی اس حویلی کی مالکن بن بیٹھی ہے پر اصل میں تو تم لوگ یہاں کی نوکرانیاں بننے کے بھی لائق نہیں ہو، مالا حقارت سے نازیہ بیگم کو دیکھتی ہے

مالا آپ کو میری اماں کے ساتھ تمیز سے بات کرنی چاہیئے بھلے ہی یہ اس حویلی میں ملازمت کرتیں ہیں پر عمر اور رتبے میں آپ سے بڑی ہیں، نازلی غصے سے مالا کو کہتی ہے

تم لوگوں تو ہر چیز میں بڑے بننا کا شوق ہے پر میں تم لوگوں کو تمہاری اوقات یاد دلاتی رہوں گی کم ذات لالچی لوگ، مالا نفرت سے کہتی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلی جاتی ہے

تمہیں ان سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیئے تھی میں تو چلی جاؤں گی پر تم نے یہیں رہنا ہے اس طرح میری طرف داری کرنے سے وہ تمہارا جینا حرام کر دیں گیں، نازیہ بیگم فکر مند ہوتی ہیں

میں نے حق سا ساتھ دیا ہے اور دیتی رہوں گی، نازلی اوپر اپنے کمرے میں چلی آتی ہے

آنسوں کیوں بہا رہی ہو؟ اسے یوں روتے ہوئے دیکھ دراب پوچھتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کیونکہ آپ کی بہن نے میری اماں کی بے عزتی کی ہم لوگوں کو لالچی کہا جو کہ ہم نہیں ہیں ویسے آپ کو کیا بتانا آپ بھی تو یہی سوچتے ہوں گے، وہ سوں سوں کرتی آنسوں بہائے جا رہی تھی

نہیں میں ایسا نہیں سوچتا اور بے فکر رہو آج کے بعد تمہاری ماں حویلی میں کام کرنے نہیں آئیں گیں میں ہر ماہ انھیں خرچہ دے دیا کروں گا، دراب روکتا نہیں باہر نکل جاتا ہے اور نازلی آنسوں بہانا چھوڑ ایک گہری سوچ میں پڑ جاتی ہے

شکیلہ کہہ رہی تھی وہ وہ کل آکر سادگی سے نکاح کروالیں گے اور کچھ دنوں میں رخصتی

ماریہ بیٹا تم سانولی کو اچھے سے تیار کر دینا، شمع بیگم ماریہ کو کہتی ہیں تو وہ اثبات میں سر ہلاتی ہے

آج اس کا نکاح ہونے والا تھا ایک ایسے شخص سے جسے وہ جانتی تک نہیں تھی جس سے وہ کبھی ملی تک نہیں تھی، پر یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا شہروز چودھری یہ نکاح ہونے دے گا؟

وہ اس وقت لال رنگ کے لہنگا پر جالی کا لال دوپٹہ پھول کی مانند بنے ہوئے جوڑے پر ٹکایا ہوا تھا، ماتھے پر چھوٹی سی بندیا، آنکھوں میں کالا کاجل، ہونٹوں سرخ لپ اسٹک، موتیوں کا بنا ہوا ہار اس کے گلے کی میں اور بج رہا تھا، ایک لَٹ اس کے چہرے کو چوم رہی تھی، کانچ کی لال چوڑیاں، ہاتھوں پر مہندی کی بیلیں تھیں، ہر طرح سے وہ حسن سے مالامال تھی کم تھی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی، وہ بس دلہن بنی بیڈ پر بیٹھی تھی

سانولی تیار ہے؟ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بچی اللہ تمہارا نصیب بھی اچھا کرے ارے ہاں میں کہنے آئی تھی کہ وہ لوگ نکل گئے ہیں کچھ ہی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے تم اداس مت ہو سانولی بھائی صاحب لوگ ابھی نہیں آسکے پر تمہاری رخصتی والے دن ضرور آئیں گے، شمع بیگم اس کے بالوں پر بوسہ دیا

ماریہ تم میرے ساتھ آکر کام میں تھوڑی مدد کرو، شمع بیگم اور ماریہ باہر نکل جاتی ہیں

نکاح کی اتنی جلدی تھی تو مجھے بتا دیتی اسی وقت تمہیں اپنے نام کرکے لے جاتا پر اب آگیا ہوں تو یہ بھی کرلوں گا، شہروز آکر اس کے پاس بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر لیٹتا ہے

آ-آپ کیوں آئے ہیں جائیں یہاں سے پلیز میرا آج نکاح ہو رہا ہے، سانولی بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوتی پریشانی سے کہتی ہے

ہاں تو میرے بغیر نکاح تو نہیں ہو گا نا، وہ اسے لیٹے ہوئے ہی بولتا ہے

مجھے آپ سے کوئی نکاح نہیں کرنا آپ کسی اور سے کرلیں بس یہاں سے جائیں، وہ جھنجھلا کر کہتی ہے

تم میرا نکاح جتنی بار بھی کراؤ ہر بار تم سے ہی ہو گا تو اب شرافت سے جا رہی ہو میرے ساتھ یا میں اپنی شرافت دکھاؤں، وہ بیڈ سے اٹھتا اس کے روبرو کھڑا ہوتا ہے

پلیز جائیں، وہ اپنے ہاتھوں کو جوڑتی اس سے التجا کرتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تو چلو چلیں، وہ جیب سے سفید رومال نکال کر اس کے چہرے پر رکھتا اسے اسے حوش سے بے گانہ کر دیتا ہے اور اسے باہوں میں بھرے اس طرح غائب ہوتا ہے جیسے کہ وہ آیا ہی نہ تھا

سانولی وہ لوگ آ گئے ہیں، ماریہ کمرے میں آتی ہے تو وہ اسے نہیں ملتی وہ اسے واشروم میں ڈھونڈتی ہے تو وہاں بھی نہیں ہوتی اب اس کے دل میں کھٹکا پیدا ہو گیا تھا

اگر لڑکی یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی کوئی مسلئہ مسائل تھا تو تم ہمیں بتا دیتی شمع ہم نہ آتے اب یوں خالہ ہاتھ لوٹیں گئے تو کیا منہ دکھائیں گے اپنے رشتے داروں کو محلے والوں کو ہاں کہ لڑکی بھاگ گئ ہے، شکیلہ بیگم کو جب سانولی کے غائب ہونے کی خبر لگتی ہے تو وہ اپنی عزت رکھنے کی فکر میں لگ جاتی ہیں

موم آپ اس لڑکی کی اتنی تعریفیں کر رہیں تھیں جو اپنے نکاح سے ہی بھاگ گئ اچھا ہوا ہم بچ گئے ناجانے بعد میں میرے بھائی کو کتنا ذلیل کرواتی، شکیلہ بیگم کی بیٹی سیما بھی جلی کٹی سناتی ہے

سانولی ایسی نہیں ہے ضرور کوئی بات ہو گئی وہ آ جائے گی، ماریہ بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے

تم تو طرف داری کرو گی ہی سہیلی جو ٹھہری اور مان لو وہ بھول سے واپسی آ بھی جاتی ہے تو میں اس بدنامی کو اپنی بہو ہرگز نہیں بناؤں گی یہ رشتہ ختم ہے ہماری طرف سے، شکیلہ بیگم کسی صورت ماننے والی نہیں تھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بیٹا تم اپنی ماں کو سمجھاؤ ہماری عزت کا سوال ہے، ماجد صاحب شاکر کو امید سے کہتے ہیں

آپ کی کون سی عزت انکل جو لُٹ گئی ہے یا پھر لُٹ رہی ہے، شاکر کی بات سے ان کے قدم لڑکھڑاتے ہیں

زبان سمبھال کر بات کرو تم، فارس کب سے ان کی بکواس سن رہا تھا اب وہ شاکر کو غصے سے کہتا ہے

اچھا میں زبان سنبھالوں لڑکی تو تم سے سے نہیں سنبھلی، شاکر پھر بکواس کرتا ہے

بکواس بند کرو اور نکلو ہمارے گھر سے تم لوگ، فارس اسے دھکا دیتا ہے

جا رہے ہیں ویسے بھی یہاں رک کر مزید اپنی بے عزتی نہیں کرواسکتے اور یاد رکھنا سب کو بتاؤں گی کہ کتنے عزت دار ہیں آپ لوگ، شکیلہ بیگم اپنے بچوں سمیت باہر نکل جاتی ہے

امی آپ کو بھی سانولی سے پوچھ کر یہ رشتی کرنا چاہئے تھا، اب فارس شمع بیگم کی طرف مڑتا ہے

میں پوچھا تھا بیٹا اس نے فیصلہ ہم پر چھوڑا تھا پھر بھی وہ، شمع بیگم پریشان ہو کر صوفے پر بیٹھ جاتی ہیں

وہ کہیں نہیں گئی کوئی اسے زبردستی لے کر گیا ہوگ اور یہ یقیناً وہی آدمی ہوگا جس اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اسے تنگ کرتا ہے ہاں وہی لے گیا ہوا سے، ماریہ کی بات سے سب کو جھٹکا لگتا ہے

وہ کون تم جانتی ہو اسے؟ فارس جلدی سے اس کی طرف بڑھتا ہے

نہیں میں نہیں جانتی پر یہ جانتی ہوں کہ وہی اس سب کی وجہ ہے، ماریہ پورے یقین سے کہتی ہے

کچھ بھی ہو میں اسے ڈھونڈ لوں گا، فارس کہتا باہر چلا گیا

اب میں کیا جواب دوں گی اپنے بھائی کو؟ شمع بیگم اپنا سر تھامے پریشان ہوتی ہیں

فارس بیٹا کچھ معلوم ہوا؟ شمع بیگم اس کے اندر آتے ہی کھڑے ہوتے پوچھتی ہیں

جہاں تک میں جا سکتا تھا وہاں تو سانولی نہیں ملی مجھے نہیں معلوم وہ شخص اسے کہاں لے گیا ہو گا، وہ پریشانی سے کمرے میں چلا گیا

اب ہم کیا کریں گے؟ کیا بتائیں گے اس کے ماں باپ کو؟ شمع بیگم کا پریشانی سے برا حال ہو گیا تھا

ہمیں اب انھیں سچ ہی بتانا ہو گا اور کوئی حل بھی تو نہیں، ماجد صاحب بھی پریشان ہو کر بیٹھے ہوتے ہیں

اور جیب سے موبائل نکال کر صادق صاحب کو کال ملاتے ہیں

ہائے جان، سانولی کو ہوش آتا ہے تو آنکھیں کھولتے ہی اسے شہروز کی آواز سننے کو ملتی ہے

آپ م-میں کہاں ہوں؟ م-میرا تو نکاح تھا یہ آپ نے کیا کیا؟ وہ بیڈ سے اٹھتی اپنا سر تھامے روتی ہے

اس میں رونے کی تو کوئی بات نہیں تمہارا نکاح تو ابھی ہونے والا ہے، مجھ سے، وہ آرام سے صوفے سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھتا ہے پر وہ لہنگا سنبھالتی تیزی سے روم سے باہر بھاگتی ہے جس پر شہروز بھی آرام آرام سے اس کے پیچھے آتا ہے وہ سیڑھیوں پر آ کر رکتی ہے کیونکہ سامنے سمیر کھڑا ہوتا ہے

پلیز مجھے جانے دیں، وہ شہروز کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ سمیر سے التجا کرتی ہے

چلو بہت ہوا، شہروز اسے کلائی سے پکڑ تا روم میں لے جاتا ہے سمیر چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاتا

پلیز جانے دیں مجھے، وہ اپنی کلائی اس سے چھڑانے میں لگی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کے گلے میں ڈالا ہوا موتیوں کا ہار ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے

ٹوٹنے دو ویسے بھی تم جیسے نایاب ہیرے کو ان بے کار موتیوں کی ضرورت ہی کہاں، وہ چاہت بھرے لہجے میں کہتا اس کے گال کو اپنی اُنگلیوں ہے کے پوروں سے چھوتا ہے

دور ہو جائیں مجھے آپ سے نفرت ہے، نفرت ہے، نفرت ہے، وہ چیخ کر کہتی ہے تو شہروز اس کی کلائی کو آزاد کرتا ہے اور روم میں رکھے ہوئے آئینے کو اپنے ہاتھ سے ایک ہی وار میں توڑ دیتا ہے روم کے درمیان میں رکھی ہوئی شیشے کی ٹیبل پر اپنے دونوں بازوؤں مارتا ہے تو وہ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے روم میں پڑی ہر چیز کو تہس نہس کر دیتا ہے اس کے دونوں ہاتھ، بازوؤں خون سے لَت پَت جاتے ہیں

نہیں رہ سکتا میں تم سے دور کیونکہ مجھے تم سے عشق ہے، عشق ہے، عشق ہے، وہ خون ٹپکتے بازوؤں کو پھیلا کر چیختا ہے تو سانولی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتی ہے خود کے لیے اس کا یہ جنون دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگتی ہے

تم چاہتی ہو میں برا بن جاؤں ہاں گاؤں میں تمہارے ماں باپ کی قبریں بنا کر انھیں وہیں دفنادوں اور یہاں کے تمہارے ہمدردوں کو یہیں گاڑ دوں ہاں یہی چاہتی ہو تم ؟غصے سے وہ نیلی آنکھیں اب لال ہو گئیں تھیں

ن- نہیں ا- ایسا نہیں چاہتی میں م- میں کرنا چاہتی ہوں آ- آپ سے نکاح، جب کچھ نہیں بن سکتا تو وہ ہاں ہی کر لیتی ہے

گڈ، بینڈ یج کرواتا ہوں پھر ہوتا ہے نکاح، وہ اپنے بہتے خون کو دیکھتا روم سے چلا جاتا ہے سانولی روتی ہوئی فرش پر اس کا بہا خون دیکھتی ہے جس کے قطروں کا نشان باہر کو جارہا تھا وہ نیچے بیٹھتی گھٹنوں میں اپنا سر دے کر ہچکیوں کے ساتھ رونے لگتی ہے

اس کا نکاح ہو چکا تھا وہ شہروز چودھری کے نام لکھ دی گئی تھی اور وہ بیٹھی اپنے نصیب ہو رو رہی تھی

تم اپنے غصے پر قابو پانا سیکھو شہروز آگے جا کر ایسا کروگے تو بھابھی بے چاری کس طرح تمہارے ساتھ رہے گی، سمیر اس کے دونوں ہاتھوں کو بازوؤں تک بینڈ یج کیا ہوا تھا

جب وہ ساتھ ہو گی تو ایسا کچھ ہونے کی وجہ ہی نہیں ہو گی، وہ درد سے بے خبر مسکرائے جارہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نکاح ہو اگیا ہے اب تم روم میں جاؤبھابھی سے تمہاری کلاس بھی ہونی ہے اور مجھے بھی جانا ہو گا بہت دیر سے یہاں ہوں، سمیر مسکراتا اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے شہروز بھی اوپر روم میں آتا ہے جہاں وہ ابھی بھی نیچے بیٹھی ہوئی سر گھٹنوں میں دیئے رونے میں مصروف تھی

یہ زخم مجھے اتنی تکلیف نہیں دے رہے جتنی تکلیف تمہاری آنکھوں سے بہتے موتی دے رہے ہیں، وہ اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے

تو کیا میں اپنی تکلیف پر نہ روؤں؟ وہ سر اوپر کرتی غصے سے کہتی ہے

کون سی تکلیف؟ نکاح ہوا ہے ہمارا تمہیں تو خوشی سے جھومنا چاہیئے، وہ اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالتا ہے

آہ، وہ شہروز کا ہاتھ جھٹکتی ہے تو اس کا زخم دکھتا ہے

آئی ایم سوری غلطی سے ہوا، وہ شرمندہ ہوتی آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑتی ہے تو وہ اسے اپنے لیے فکر مند دیکھ مسکرا اٹھتا ہے

نکاح کی طاقت دیکھی تمہیں میری فکر ہونے لگی ہے اور آہستہ آہستہ تمہیں مجھ سے محبت بھی ہونے لگے گی، وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں پکڑا دیکھتا ہے

ایسا کبھی نہیں ہو گا، وہ اس کا ہاتھ چھوتے چھوٹی سی ناک پر غصہ لاتے بولتی ہے

ہاہاہا ایسا ہونے والا ہے میری جان، وہ اسے چھیڑتے ایک قہقہہ لگاتا ہے

آپ مجھے اب جانے دیں، وہ اسے اچھے موڈ میں دیکھ پھر ہمت کر کے کہتی ہے

نہیں تم اب کہیں نہیں جاسکتی دیکھو تو تمہارا شوہر زخمی ہے اچھی بیوی کی طرح تم میری خدمت کرو گی اور پھر میں تمہیں حویلی لے کے جاؤں گا وہاں پر جس کو بلا کر ملنا چاہو گی مل سکو گی اب تمہیں چینج کرنا چاہئے وہاوارڈروب میں بہت سے کپڑے رکھے ہوئے ہیں اور تمہاری منہ دکھائی وہ تو جب میں ٹھیک ہو جاؤں گا تب دوں گا بلکہ خود پہناؤں گا ابھی تم پہنانے نہیں دو گی کہو گی " مجھے چھوڑ دیں، چھوئیں مت اور دور رہیں " وغیرہ وغیرہ وہ اس کی نقل اتارتے ہنستا ہے تو وہ وارڈروب سے ایک ڈریس نکال کر چینج کرنے چلی جاتی ہے جب تھوڑی دیر بعد واپس آتی ہے تو وہ بیڈ پر لیٹا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے

اب وہاں کھڑی سونے کے لیے جگہ تلاش کر رہی ہو یہ اتنا بڑا میدان جیسا بیڈ تمہارے استعمال کے لیے بھی ہے ڈرنا بند کرو میں تمہیں رات میں کھانے والا نہیں ہوں ویسے بھی کافی زخمی ہوں میں اب مجھے گھورنا بند کرو اور آکر میرے سر کے نیچے تکیہ رکھو اور لائٹ آف کر کے سو جاؤ، شہروز اسے حاکمانہ انداز میں کہتا ہے سانولی اس سے اور لڑنے کی ہمت نہیں رکھتی اس لیے آکر ایک ہاتھ سے اس کا سر اوپر کرتی ہے اور دوسرے ہاتھ سے تکیہ اس کے سر کے نیچے رکھتی ہے اس سارے لمحے وہ اس کے حسین چہرے کا دیدار کرتا ہے اب وہ لائٹ آف کرتی بیڈ کے کونے پر سمٹ کر لیٹ جاتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بیڈ کے کونے پر نہیں بلکہ میرے سینے پر سر رکھ کر سو میرے دل کو سکون دو، وہ ایک اور حکم صادر کرتا ہے سانولی کیا کرتی مجبوراً کھسک کر اس کے سینے پر سر رکھتی زور سے آنکھیں بند کرتی سونے کی ناکام سی کوشش کرتی ہے پر شہروز کو اس کا اپنے قریب ہونا بہت سکون دے رہا تھا وہ اپنا ہاتھ اس کے اوپر کرتا مزے سے سو جاتا ہے

MEEBA ⭐⭐

اماں آپ کیوں حویلی آئی ہیں؟ نازلی انھیں واپس حویلی میں دیکھ کر ان کے پاس آتی ہے

سانولی، وہ بس یہ کہتے ساتھ ہی دوپٹہ منہ پر رکھ کر رونے لگتی ہیں

کیا ہوا سانولی کو؟ اب تو نازلی بھی پریشان ہوتی ہے

کچھ دیر پہلے شمع باجی کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھی کہ سانولی کے نکاح والے دن ہی کہیں گم ہوگئی ان کی بہو نے بتایا کہ کوئی سانولی کو تنگ کرتا تھا شادی کے لیے اس کے پیچھے پڑا تھا کہتی ہے کہ وہی اسے لے گیا ہے اب ہم بہت پریشان ہیں فارس کو بھی وہ کہیں نہیں ملی، نازیہ بیگم دکھی ہوتی ہیں

آپ پریشان نہ ہوں میں دراب سے کہوں گی وہ سانولی کو ڈھونڈ نکالیں گے آپ بس گھر جائیں اور ابا کو سنبھالیں سانولی مل جائے گی ہمم، نازلی کو خود حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے پر وہ اپنے آنسوؤں پر قابو پاتی انھیں واپس جانے کو بولتی ہے تاکہ یہ بات حویلی والوں تک نہ پہنچے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کیا؟ کون تھاوہ؟ کون لے گیا اسے ؟جب نازلی نے دراب کو سانولی کے بارے میں بتایا تو وہ غصے میں آ گیا

کسی کو کچھ نہیں معلوم کہ وہ کون تھا اور کہاں لے گیا میری بہن کو وہ بہت معصوم ہے آپ اسے ڈھونڈ لائیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں، وہ روتی ہوئی اس سے التجا کرتی ہے

اب رونا بند کرو دو تمہارا ہی قصور ہے نہ تم سانولی کی جگہ میری زندگی میں آتی اور نہ ہی آج کوئی اسے لے جاتا کتنا خوش تھا جب مجھے پہلی نظر میں اس سے محبت ہو گئی تھی پر پھر قسمت نے تمہیں میرے سامنے کا کھڑا کیا جس سے میں اب مجبوری میں یہ رشتہ نبھار ہا ہوں یا یوں کہوں کہ ڈھونگ کر رہا ہوں، وہ غصے سے اس کا بازو جھنجھوڑتا ہے

خدا کے واسطے آہستہ بولیں اگر کسی نے سن لیا تو ایک نیا تماشا لگے گا، وہ اِدھر اُدھر دیکھتی اسے اشارہ کرتی ہے

تم خاموش رہو اور میں جا کر خود اسے ڈھونڈوں گا، وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل جاتا ہے مالا سائیڈ پر ہو کر چھپتی ہے وہ ان کی ہر بات سن چکی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اچھا تو یہ ہے اصل بات یہ حویلی کی رانی بننے والی تو لالا کے دل کی نوکرانی نکلی اب میں اسے اس حویلی سے دھکے دے کر نکالوں گی، مالا تمسخرانہ مسکراہٹ سے سوچتی سیڑھیوں سے نیچے چلی جاتی ہے

MEEBA ⭐⭐

صبح شہروز کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے سینے پر سر رکھے مزے سے سو رہی تھی اس نے اپنی شہادت اُنگلی کو اس کے نرم گال پر پھیرا تو وہ کسمسا کر اپنا ہاتھ اس کی گردن پر رکھتی ہے شہروز اس کے لمس کو دل سے محسوس کرتا اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے تو وہ پھر کسمسا کر اپنا روخ بدل لیتی ہے شہروز آہستہ سے اٹھ کر اسے دیکھتا وہ جو اس وقت ہر بات سے بے خبر چہرہ موڑے معصوم بچی کی طرح سو رہی ہوتی ہے شہروز کی نظریں اس کے نشیلے ہونٹوں پر پڑتی ہیں تو وہ بے ساختہ ان سر جھک کر ان کا نشہ اپنے اندر اتارنے لگتا ہے ایسا کرنے سے سانولی کی نیند کہیں اڑ جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کرتی ہے اور جلدی سے دور ہو کر بیٹھتی ہے

نکاح سے پہلے تمہارا مجھ سے گھبرانا دور جانا مجھے احتیاط لگتا تھا پر اب میں تمہارا محرم بن گیا ہوں تو تمہاری یہ بات اب مجھے پسند نہیں، وہ چہرے پر ذرا سی سنجیدگی لاتا ہے

آ-آپ مجھ سے ب-بڑے ہیں اور م-میں ا-ابھی چھوٹی ہوں م-مجھے یہ سب پ-پسند بھی نہیں پلیز، وہ ہچکچاتی آہستہ سے کہتی ہے

اتنا بھی کوئی بوڑھا بابا نہیں ہوں میں ویسے بھی مرد عمر میں تھوڑا بڑا ہو تو بیوی کو اچھے سے رکھتا ہے خیر فریش ہو آؤ پھر تم نے مجھے بریک فاسٹ بھی کروانا ہے کیونکہ میں تو تمہارے عشق میں زخمی عاشق بن گیا ہوں، وہ مسکرا کر اپنے بازوؤں اس کے سامنے کرتا ہے تو وہ جلدی سے جی کہتی واشروم میں بھاگتی ہے

جان ایسے ہی تم نیچے دیکھتی رہو اور میں تمہیں دیکھتا رہو کھانا خود ہی ہمارے منہ تک آئے گا ہاں، وہ دونوں کرسیوں پر خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے تو شہروز کچھ دیر بعد بولتا ہے

نہیں میں کھلاتی ہوں آپ کو، وہ بریڈ پر جیم لگا کر اس کا پیس بناتی اس کی طرف بڑھاتی ہے تو وہ مسکرا کر کھاتا پر نظریں سانولی پر ہی جمائے ہوتا ہے پھر وہ دودھ کا گلاس اس کے منہ سے لگاتی ہے تو وہ تھوڑا سا پیتا ہے سانولی کو اس کی نظروں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی بہت مشکل سے وہ اسے کھلاتی ہے اور خود بھی کھاتی ہے

ہمم بریک فاسٹ تو گیا اب چلو روم میں میرا بینڈیج چینج کرو، وہ اسے ایک اور مشکل میں ڈالتا ہے

میں کروں؟ اس کی دوا ہوتی ہے کہ کاش اس نے غلط سنا ہو

ہاں تم کرو گی تمہاری زمہ داری ہے اب چلو آؤ، وہ اسے آگے کرتا اوپر روم میں چلا جاتا ہے

آہ ظالم بیوی، وہ اگلا بینڈیج کھولتی ہے تو وہ مصنوعی غصے سے کہتا ہے

آئی ایم سوری آرام سے کرتی ہوں، وہ شرمندہ ہوتی آہستہ سے کھول کر زخموں کو اور پھر شہروز کو دیکھتی ہے جو محبت سے اسے دیکھ رہا تھا اپنی نظریں جُھکاتی وہ اس کے زخموں پر مرہم لگانے لگتی ہے

سسی، وہ اتنے آہستہ سے مرہم لگاتی ہے پھر بھی شہروز اسے چھیڑنے کے لیے ڈرامہ کرتا ہے

آئی ایم سوری اب میں آہستہ سے تو کر رہی ہوں آپ کی بھی غلطی ہے اگر میں نے نکاح سے انکار کر دیا تھا تو آپ کو مجھے مارنا چاہیئے تھا نا کہ خود یوں زخمی کرنا چاہیئے تھا، وہ اس کی ڈانٹ ڈپٹ سن کر خوش ہوتا ہے

تمہیں تو خراش تک نہیں آنے دے سکتا پر خود تمہارے لیے مر بھی سکتا ہوں، سانولی کو نا جانے کیوں یہ بات گورا نہیں گزرتی تو وہ اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے اور پھر ایک دم سے اپنا رخ موڑ دیتی ہے شہروز اس کا رخ اپنی طرف موڑتا ہے اور دیوانے کی طرح اسے دیکھتا ہے

تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو جان، تو وہ نہ میں سر ہلاتی ہے

ہاہاہا ایسا ہی کچھ ہے، وہ جانچتی نظروں سے دیکھا ہے

پلیز مجھے بینڈیج کرنے دیں، وہ خو کو چھڑاتی اپنے کام میں مصروف ہو جاتی ہے اور وہ اسے مزید نہیں چھیڑتا اس لیے آنکھیں موندے بیڈ پر لیٹ جاتا ہے

MEEBA ⭐⭐

کیا بکواس کر رہی ہو تم مالا کچھ ہوش ہے کہ نہیں؟ سائرہ بیگم اس کی باتوں سے غصے میں آ جاتی ہیں

یہی بکواس حقیقت ہے ان کے رشتے کی کالا نے جسے چاہا وہ نہ ملی انھیں جو ملی اسے وہ چاہتے ہی نہیں وہ بے چارے تو مجبوری سے ہماری خوشیوں کی خاطر خوش رہنے کا ناٹک کرتے ہیں آپ میری مانے تو ابھی اسی وقت اس آفت کی پڑیا کو حویلی سے نکالیں جب لالا شہر سے لوٹیں گے تو اسے اپنے رشتے سے آزاد کر دیں گے، مالا اپنا شیطانی دماغ چلاتی ہے

خاموش ہو جاؤ آئندہ یہ بات میں تمہارے منہ سے نہ سنوں اور تم بھی یوں سمجھو کہ تم نے کچھ سنا ہی نہیں، سائرہ بیگم اسے سمجھاتی ہیں

میں تو خاموشی سے بیٹھ جاؤں گی پر اگر لالا اس دوسی کو لے آئے اگر وہ ملی تب تو پھر کیا سب کو خاموش کروائیں گیں؟ مالا تو کچھ سمجھنے سے رہی

تمہیں میں نے جو کہا ہے وہ کرو بعد کا بعد ہی دیکھا جائے گا جاؤ اپنے کمرے میں، سائرہ بیگم نے اسے ڈانٹ کر بھیج دیا اور خود پریشان ہو جاتی ہیں

بھائی صاحب میری بات پر غور کریں تو یہ ایک سہی فیصلہ رہے گا دونوں بچے جوان ہیں اپنے گھر میں رشتہ ہوتے ہوئے ہم باہر رشتہ کیوں کرنے لگے، جہانزیب چودھری لون میں بیٹھے مالا اور شہروز کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں

تمہاری بات سو فیصد درست ہے پر جب تک شہروز شہر سے نہیں آتا میں کوئی جواب نہیں دے سکتا اس کے مزاج سے تو تم اچھی طرح واقف ہو اور تم امید رکھو وہ انکار نہیں کرے گا، جہانگیر چودھری کچھ سوچتے ہوئے جواب دیتے ہیں

جی بھائی صاحب میں سمجھ سکتا ہوں تو پھر یہی سہی اب شہروز کا انتظار کیا جائے، چھوٹے چودھری مسکراتے ہوئے کہتے ہیں مالا چائے لے کر آ رہی تھی جب اس کے کانوں میں یہ آواز پڑتی ہے تو وہ شرمانے لگتی ہے اور پھر چائے دینی یاد آتی ہے تو جلدی سے چائے ٹیبل پر رکھتی تیزی سے اندر چلی جاتی ہے اُدھر اسے شہروز کے ساتھ رہتے بہت دن ہو گئے تھے شہروز کے زخم بھی اب ٹھیک ہو گئے تھے

ہے جان یہاں پر کیا کر رہی ہو؟ وہ بالکنی میں کھڑی ہوتی ہے جب شہروز آکر اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا ہے

آپ سے کچھ کہوں پر پلیز آپ غصہ نہیں کرنا، وہ معصومیت سے اس کی طرف مڑتی ہے

غصہ نہیں تو تم تو میرے دل کا سکون ہو جان تم پر بھلا کیسا غصہ کہو میں مجھے سننا ہے تمہیں، وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مجھے ناپھوپھو کے پاس جانا ہے وہ لوگ مجھے سب جگہ ڈھونڈ رہے ہوں گے میرے لیے پریشان ہوں گے پلیز منع نہ کیجئے گا، وہ سر جھکائے جلدی سے کہتی ہے

ہم آج حویلی جا رہے ہیں وہاں تمہاری پھوپھو، ماں باپ جو چاہے آکر تم سے مل سکتا ہے پر تمہیں میں فی الحال کہیں جانے نہیں دے سکتا کسی پر یقین نہیں ہے مجھے، وہ اسے مزید اپنے قریب کرتا کہتا ہے تو اس کی سانسوں کی تپش سانولی کو اپنے چہرے پر محسوس ہوتی ہے

حویلی والے بہت سخت ہیں وہ مجھے غصہ کریں گے، وہ اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ کھلتی ہے

اس حویلی کا راجہ میں ہوں اور تم میری رانی جہاں تک سوال ہے غصے کا تو اس میں میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا تم اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور مت دو صرف مجھے سوچو محسوس کرو، وہ اس کے گال پر ہونٹ رکھتا گردن تک کا سفر تے کرتا ہے

م-میں تیار ہو کر آتی ہوں، وہ اس کا موڈ بدلتے دیکھ بات کو بدلتی ہے اور زبردستی خود کو چھڑا کر اندر بھاگتی ہے

محبت کرنے نہیں دیتی اور زبردستی میں کرنا نہیں چاہتا، وہ اپنی کنپٹی مسلتا ہے

جان اب آبھی جاؤ، وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھا اسے آواز لگاتا ہے جو آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہی تھی

اب یہاں کھڑی ہو کر کیا سوچ رہی ہو کہ پیچھے بیٹھوں بلکہ نہیں آگے میرے ساتھ بیٹھو، وہ سچ میں کھڑی یہی سوچ رہی تھی کہ گے بیٹھے یا پیچھے شہروز کے کہنے پر جلدی سے آگے اس کے ساتھ بیٹھتی ہے تو مسکرا کر گاڑی کو گاؤں کے راستے پر موڑتا ہے

جان میں نے تو سنا تھا کہ لڑکیاں کافی باتونی ہوتی ہیں پر یہاں تو اس کا الٹا ہی ہے میرے ساتھ باتیں کرو تاکہ یہ سفر آسانی سے کٹ سکے، جب وہ کافی دیر کچھ نہیں بولتی تو شہروز ہی شروع ہو جاتا ہے

کوئی بات کرنے کو ہے ہی نہیں، میں کیا کروں؟ وہ الجھن سے کہتی ہے

کچھ بھی کرلو، شہروز کا جواب تیار تھا

ہم کب تک پہنچیں گے؟ جب اسے لگا اسے تو وہ اس کی جان نہیں چھوڑنے والا تو وہ یہی پوچھتی ہے

جلدی پہنچ جائیں گے ویسے تمہیں اس تنہا سفر میں اپنے ہمسفر کے ساتھ کوئی محبت بھری رومینٹک باتیں کرکے اس کا دل بہلانا چاہیئے، وہ اپنی دل کی بات کرتا ہے

مجھے نہیں آتا یہ سب، وہ شرم سے لال ٹماٹر ہوتی ہے

ایک بار پہنچ جائیں پھر میں تمہیں سکھاؤں گا، وہ اب سمٹ کر بیٹھ جاتی ہے تو وہ اس کی حالت دیکھ کر اپنی ہنسی دباتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سانولی تم؟ تم کہاں تھی؟ وہ حویلی پہنچ گئے تھے نازلی جیسے ہی اسے لاؤنج میں آتے ہوئے دیکھتی ہے تو حیرت سے کھڑی ہوتی ہے سائرہ بیگم بھی ساتھ صوفے پر تھیں

آپی میں، وہ بات ادھوری چھوڑ کر بے تابی سے نازلی کے گلے لگتی ہے

میرے ساتھ تھی یہ، شہروز اس کے پیچھے سے آتے ہوئے ان کو ایک بڑا جھٹکا دیتا ہے

آپ کے ساتھ؟ نازلی کو اس کی بات کا مطلب سمجھ نہیں آتا

ہاں میرے ساتھ کیونکہ میں نے سانولی سے نکاح کر لیا ہے اب یہ میری بیوی ہے شہروز چودھری کی، مالا سیڑھیوں سے اترتی ہوئی وہیں رک جاتی ہے

نکاح، سائرہ بیگم بھی حیرانگی سے دیکھ رہی تھیں

آپ تھے وہ جو میری بہن کو زبردستی لے گئے ہم سب کو پریشانی کے دلدل میں دھکیل دیا اور نکاح بھی یقیناً اس کی مرضی کے بغیر لیا ہو گا، نازلی اپنے دل کی بھڑاس نکالتی ہے

اس وقت میں اور میری پیاری سی بیوی تھک گئے ہیں ہمیں آرام کرنا ہے بے کار کی باتوں کیلئے وقت نہیں ہے، چلو نا جان، وہ اسے سب کے سامنے بازوؤں میں بھر تا سیڑھیاں چڑھتا ہے مالا کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ خونخوار نظروں سے سانولی کو دیکھتی ہے جو شرم سے لال ہوئی شہروز کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اتاریں مجھے، کمرے میں پہنچ کر وہ خود کو اس سے کے حصار سے نکالتی ہے

آپ نے سب کے سامنے مجھے اٹھالایا مجھے کتنی شرم آئی پر آپ کو اس سے کیا، وہ ناراضگی ظاہر کرتی ہے

بغیر کسی رشتے کے تمہیں نہیں اٹھالایا بیوی ہو تم میری میں تو ایسے ہی کروں گا اب جسے اچھا نہ لگے تو وہ نہ دیکھے اپنی آنکھیں بند کر لے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور تمہیں مجھ سے دور ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے قریب رہا کرو، وہ اسے کمر سے پکڑ کر خود سے لگاتا ہے

چھوڑیں مجھے، وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی پیچھے کرنے کی کوشش کرتی ہے

نہیں چھوڑ رہا کیا کرو گی؟ وہ بھی اب ضدی بنتا ہے

مجھے جانے دیں پلیز، وہ مچلتی ہے

یہاں آکر تم میں ہمت آگئی ہے اچھی بات ہے پر اس سے تم مجھے نہیں روک سکتی، وہ اس کا چہرہ اوپر کرتا ہے

میں آپ سے ڈرتی نہیں اب دروہوں، وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولتی ہے

تمہاری دروہونے والی بات مجھے غصے میں لانا چاہتی ہے اب تم ہی مجھے سکون دے کر میرا غصہ ٹھنڈا کرو، شہروز کہتا اس کی سانسوں پر قابض ہو جاتا ہے اور وہ اس کے سینے پر مکوں کی برسات شروع کر دیتی ہے پر شہروز کو کوئی اثر نہیں ہوتا کچھ دیر بعد وہ خود ہی اسے آزادی بخشتا ہے

درد ہوئیں، وہ اپنی سانسوں کو درست کرتی کہتی ہے

لگتا ہے تمہیں میری قربت پسند آئی، وہ خماری سے کہتا اسے بیڈ پر گراتا ہے اور پھر سے اس کی سانسیں پینے لگتا ہے وہ اپنے ہاتھوں سے اسے دور کرنے کی کوشش کرتی ہے جنہیں شہروز اپنے مضبوط ہاتھوں کو پکڑے اس کی کوشش کو ناکام کرتا ہے جب وہ اس کے ہونٹوں کو چھوڑ گردن سے دوپٹے کو ہٹاتے وہاں پر بنے تِل پر اپنا لمس چھوڑتا ہے تو اس کے منہ سے ایک سسکی نکلتی ہے

پلیز شہروز چھوڑ دیں مجھے میں اب دور جانے کی بات نہیں کروں گی پر پلیز اس بار چھوڑ دیں، وہ نم آنکھوں سے التجا کرتی ہے

ہمارے درمیان جو رشتہ ہے تم اسے مان کیوں نہیں لیتی تمہارے قریب آکر میں خود پر قابو نہیں رکھ پاتا اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں کتنی بار تو بتا چکا ہوں کہ بیوی ہو تم میری پر پھر بھی جب میں تمہارے قریب سکون حاصل کرنے آتا ہوں تو تم مجھ سے ایسے گھبراتی ہو جیسے میں کوئی غیر ہوں جو صرف ایک بار اپنا مطلب پورا کرنا چاہتا ہے جبکہ میں خود کو تمہارے ساتھ مکمل کرنا چاہتا ہوں اپنی دنیا بسانا چاہتا ہوں جو صرف تمہارے ساتھ ممکن ہے اس پوری دنیا میں بس ایک تم ہی ہو جس پر مجھے غصہ نہیں بلکہ پیار آتا ہے پر خیر اب نہیں آؤں گا تمہارے قریب اب تم ہی آؤ گی وہ بھی اپنی مرضی سے،

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ اس کے اوپر سے اٹھ کر باہر نکل جاتا ہے اور وہ ابھی بھی لیٹی آنسوں بہا رہی تھی اسے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا وہ شہروز کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے

MEEBA ⭐⭐

امی سانولی کہاں ہے آپ بتائیں میں ابھی اسے لے کر آتا ہوں، جب فارس کو خبر ملی کہ سانولی مل گئی ہے تو وہ آفس سے بھاگ کر آتا ہے

اپنے شوہر کے پاس، شمع بیگم بس اسے ایک الجھن میں ڈال دیتی ہیں

شوہر؟ کون سا شوہر؟ آپ کو یہ سب کس نے بتایا ہے؟ وہ پریشانی سے پوچھتا ہے

سانولی کی آپی کی کال آئی تھی کہ وہ حویلی میں ہے شہروز چودھری نے اس سے زبردستی نکاح کیا ہے اور اب حویلی میں ہیں وہ لوگ، ماریہ اس کے لیے پانی کا گلاس لے کر آتی ہے

کیا؟ شہروز چودھری نے یہ سب کیا؟ میں اسے چھوڑوں گا نہیں، فارس غصے میں آ کر باہر کو نکلنے لگتا ہے

تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں اب سانولی اس کی بیوی ہے ہم سے زیادہ اس کا حق ہے اس پر اور آگ تم جاؤ گے تب بھی سانولی کو واپس نہیں لا سکتے کیونکہ شہروز چودھری بہت خطرناک ہے اس سے تو بات کرنا بھی اپنی جان ہتھیلی پر رکھنے کے برابر ہے وہیں تمہیں گولی مار دے گا اور کوئی کچھ نہیں کر پائے گا، شمع بیگم اس کے سامنے آ کر اسے روک لیتی ہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تمہاری ماں ٹھیک کہہ رہی ہے فارس اب ہم سانولی کے اچھے نصیب کی دعا ہی کر سکتے ہیں بس ماریہ بیٹا اسے کمرے میں لے جاؤ اور کہیں مت جانے دینا، ماجد صاحب بھی اسے سمجھاتے ہیں اور ماریہ اسے لے کر کمرے میں چلی جاتی ہے

MEEBA ⭐⭐

کیوں کیا شہروز نے میرے ساتھ ایسا؟ مجھے چھوڑ کر اس لڑکی کو اپنایا، مالا اپنے کمرے میں آکر چیزوں کو الٹا پھلٹا کرتی ہے

بند کرو اپنا تماشا میں تمہیں اسی دن کے ڈر سے روکتی تھی اگر شہروز نے اپنی پسند کی لڑکی لائی ہے تو تمہیں کیا، اس نے تم سے تو کوئی وفا نبھانے کے وعدے نہیں کر رکھے تھے تم خود ہی اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی، سائرہ بیگم کمرے میں آکر اسے ڈانٹتی ہیں

میں نے اس کا اتنا انتظار اس لیے نہیں کیا تھا کہ وہ کسی سے بھی نکاح کر آئے گا اور میں چپ چاپ برداشت کر لوں گی میں اسے کسی کا ہونے نہیں دوں گی اگر اس طرح سے میرا نہیں ہو سکا تو چھین لوں گی پر کبھی دستبردار نہیں ہوں گی، مالا نفرت سے کہتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اب تو تم پاگل ہو گئی ہو مالا شہروز سے واقف ہو کر بھی اس سے الجھنا چاہتی ہو جب سے وہ سانولی کو لے کر آیا ہے اس کے چہرے پر میں نے سکون دیکھا ہے جو پہلے کہیں نہیں تھا وہ اسے ہی چاہتا ہے میری مانو اور جو نہیں ہو سکتا اسے کرنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرو، سائرہ بیگم اسے آرام سے سمجھانے لگتی ہیں

نہیں میں ایسا نہیں کروں گی میں اپنے حق کے لیے لڑوں گی اور پھر شہروز میرا ہو گا، لگتا تھا کہ مالا تو سمجھنے سے قاصر تھی

تمہیں سمجھ نہیں آرہی میں جس بات سے منع کر رہی ہوں تم وہی کرنا چاہتی ہو اب تمہارے باپ سے بات کرتی ہوں کہ تمہیں جلد از جلد اس حویلی سے رخصت کریں، سائرہ بیگم اس کے ناسمجھی سے تنگ آکر کمرے سے نکل جاتی ہیں

آپ میری بات نہیں مان رہیں تو میں بھی آپ کا کوئی فیصلہ نہیں مانوں گی، وہ ان کے جاتے چیخ کر کہتی ہے

اماں، سانولی بیڈ پر بیٹھی ہوتی ہے جب نازلی نازیہ بیگم کو لے کر اندر داخل ہوتی ہے

میری بچی ہم نے بہت پریشان تھے تمہارے لیے، وہ دوڑ کر اپنی ماں کے گلے لگتی ہے تو وہ ان کی آنکھیں نم ہوتی ہیں

میں بھی آپ لوگوں کے لیے پریشان تھی بہت یاد کیا آپ سب کو، وہ ان کی آنکھوں کو چومتی ہے

ابا کیسے ہیں؟ ساتھ نہیں آئے؟ وہ ان کے پیچھے امید سے دیکھتی ہے کہ شاید وہ بھی آئے ہوں

وہ نہیں آئے بیٹا چھوٹے چودھری کے ساتھ کہیں گئے ہیں پر تمہارے واپس آنے کی بات پر وہ بہت خوش تھے، نازیہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا

اچھا آپ بیٹھیں نا، وہ انھیں پکڑ کر بیڈ کی طرف لاتی ہے

نہیں میں بیٹھ نہیں سکتی مجھے کام ہے بس دل کو صبر نہیں تھا اس لیے تمہیں ایک نظر دیکھنے چلی آئی اب چلتی ہوں خوش رہو، وہ اپنے منہ کے سامنے چادر رکھ کر کمرے سے نکل گیں

سانولی فکر نہ کرو اچھا میں تمہارے لیے کھانے کو لاتی ہوں، نازلی اسے ماں کے لیے اداس ہوتے دیکھتی

مجھے کچھ بھی نہیں کھانا آپی میں آرام کرنا چاہتی ہوں، وہ واپس بیڈ پر سمٹ کر لیٹ جاتی ہے تو نازلی بھی باہر نکل جاتی ہے

شہروز تم نے بنا بتائے اس لڑکی سے نکاح کر لیا شادی کرنی تھی تو بتایا ہوتا میں تمہارے سامنے ایک سے بڑھ کر ایک لا کھڑی کرتا، بڑے چودھری کو اس کے نکاح والی بات ناگوار گزری

مجھے بس ایک ہی چاہیئے تھی، سانولی اور وہ مجھے مل گئی ہے وہ میری بیوی اور آپ کی بہو ہے، شہروزان کے غصے کو کی پرواہ نہیں کرتا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں اب بھی اپنی پہلے والی بات پر قائم ہوں اسے چھوڑو اور میں تمہاری شادی مالا سے کر دوں گا ویسے بھی جہانگیر بھی یہی چاہتا ہے ہم تو اس بار تم سے یہ بات کرنے والے تھے ہر تم نے تو ہم سب کے منہ ہی بند کر دیئے، بڑے چودھری ایک اور بار کوشش کرتے ہیں

آپ میرے باپ ہیں اسی لیے احترام سے کہہ رہا ہوں کہ سانولی کو میں کبھی، کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا رہی مالا والی بات تو آپ اس کے لیے ایک سے بڑھ کر ایک اچھا سا لڑکا ڈھونڈ کر اس کی شادی کر دیں، وہ اپنی بات مکمل کر تا چلا جاتا ہے بڑے چودھری اس کے ساتھ مزید بحث بازی نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے تھے شہروز چودھری غصے کا کتنا تیز ہے

وہ کمرے میں آیا تو سانولی اسے ہی بیڈ پر سمٹی سو گئی تھی وہ اپنے قدم اس کی طرف بڑھاتا ہے اور اس کے پاس بیٹھتا ہے

سب مجھے تم سے دور کرنے کی کوشش میں ہیں میں انھیں تو روک لوں گا پر تم مجھ سے دور مت جانا میں بے پرواہ جسے کچھ کھونے کا ڈر نہیں ہوتا تھا سب تمہیں کھونے سے بہت ڈرنے لگا ہوں تم بہت نازک ہو تم پر سختی بھی نہیں کر سکتا بس ہمیشہ اپنے سینے سے لگائے رکھنا چاہتا ہوں تم بھی مجھے سمجھنے کی کوشش کرو، مجھ سے گھبرانا چھوڑ کر میرے قریب آنا پڑے گا تمہیں جان مجھ سے محبت کا اظہار کرنا پڑے گا

جیسے میں ہر وقت کرتا ہوں آئی لو یو، وہ بیٹھا اس سے ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے وہ اسے سن رہی ہو، ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو سہلاتا ہے اور پھر سے اٹھ کر باہر نکل جاتا ہے

اسے حویلی آئے بہت دن ہو گئے تھے

سانولی تم؟ یقین نہیں آتا یہ تم ہی ہو پر ایک منٹ تم تھی کہاں؟ وہ سیڑھیوں سے نیچے آ رہی تھی جب دراب واپس آتا ہے وہ اسے دیکھ کر خوش اور حیران ہوتا ہے

جان تم مجھے سوتے چھوڑ یہاں کیا کر رہی ہو، اس سے پہلے وہ جواب دیتی پیچھے سے شہروز آ جاتا ہے

ہے دراب تم آ گے شہر سے اچھا لگا تمہیں دیکھ کر او اس سے ملو یہ ہے میری بیوی سانولی تم تو جانتے ہو گے سالی جو ٹھہری تمہاری، وہ دراب کو حیران ہوا دیکھ بتاتا ہے

چلو دراب بعد میں بات ہوتی ہے، وہ مسکراتا سانولی کو لے کر کمرے میں چلا جاتا ہے اور دراب ابھی تک جو اس نے کہا اسی بات پر حیران تھا

آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاؤں، نازلی بھی پیچھے کھڑی تھی دراب کچھ نہیں بولتا اور خاموشی سے کمرے میں چلا جاتا ہے

یہاں پر کھڑی ہو جاؤ، شہروز اسے آئینے کے سامنے کھڑے ہونے کو بولتا ہے پھر جیب سے بہت پیارا سا لاکٹ نکالتا ہے اس کے بالوں کو آگے کرتا وہ لاکٹ کو اس کے گلے کی زینت بناتا ہے

اب یہ اپنی اپنی اصل جگہ پر پہنچ گیا ہے یہ میں نے تب خریدا تھا جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا خود پہنانا چاہتا تھا اسی لیے نکاح والے روز نہیں دیا تھا، تمہیں پسند آیا؟ وہ اس کے کان کے پاس جھک کر کہتا ہے تو وہ بس ہاں میں سر ہلاتی ہے

فریش ہونے جا رہا ہوں کیونکہ اگر میں تھوڑا اور تمہارے پاس کھڑا رہا تو کچھ بھی سو سکتا ہے اور میں اپنی بات پر قائم رہنا چاہتا ہوں آئی لو یو جان، وہ اس کی باتوں پر جم سی جاتی ہے اور وہ اس کے جاتے ہی سکون کی سانس لیتی ہے

ویسے تمہارے ماں باپ نے سہی نام رکھا ہے تمہارا سانولی جیسی تم ویسا ہی تمہارا نام، جب شہروز کو میں پسند نہیں آئی تو تم کیسے پسند آ گئی ہاں؟ وہ کچن میں پانی پی رہی تھی جب مالا جلی کٹی سنانے آ جاتی ہے

بھلے ہی میرا رنگ سانولا ہے پر میرا دل آپ کے دل کی طرح کالا نہیں ہے اس میں دوسروں کے لیے نفرت یا حسد نہیں ہے جلن نہیں ہے اس لیے آپ شہروز کے قریب ہونے کے باوجود دور ہو گئیں اور میں ان کے قریب، وہ بھی دوٹوک جواب دیتی ہے

تو تمہاری زبان بھی تمہاری بہن کی طرح کافی چلتی ہے ارے ہاں ایک بات اور بتانا تو بھول ہی گئی میں جانتی ہو تمہاری بہن کی شادی ایک غلط فہمی کے تحت ہوئی ہے میرے لالا مطلب دراب چودھری پہلی نظر میں تمہارے دیوانے ہو گئے تھے اس لیے انھوں نے تم سے شادی کا فیصلہ کیا پر پھوٹی قسمت تم

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نہیں تمہاری بہن مل گئی انھیں جسے وہ مجبوری کے مارے اپنے گلے میں لٹکائے پھرتے ہیں، مالا کی باتوں سے وہ خود کو زمین میں دھنستے ہوئے محسوس کرتی ہے

مالا جاؤ یہاں سے، سائرہ بیگم کچن میں آتی اسے ڈانٹتی ہیں تو وہ باہر نکل جاتی ہے

بیٹا تم مالا کی باتوں پر دھیان نہ دینا یہ تو پاگل ہے بنا سوچے سمجھے کچھ بھی کہہ جاتی ہے، وہ اسے دلاسا دیتیں ہیں

جی میں کمرے میں جاری ہوں، وہ اپنے ذہن میں بہت سی سوچیں سوچ رہی ہوئی ہے

تم آؤ بیٹھو، وہ دراب کے کمرے میں جاتی ہے

نہیں مجھے اب سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے؟ وہ سنجیدگی سے پوچھتی ہے

تمہیں کس نے بتایا؟ دراب جو بات اسے نہیں بتانا چاہتا تھا وہ وہی جاننے آئی تھی

یہ میرے سوال کا جواب نہیں آپ یہ بتائیں کہ کیا یہ سچ ہے کیا آپ نے ایسا چاہا تھا؟ وہ اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی

ہاں یہ سچ ہے کہ میں نے تمہیں اس دن جب اپنے کمرے میں دیکھا تم مجھے اچھی لگی پھر جب پتا چلا کہ تم ہمارے ملازم کی بیٹی ہو تو مجھے یقین ہو گیا کہ تم مجھے ضرور ملو گی پر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ تم اس دن اپنی بہن کی جگہ کام پر آئی تھی پھر جو تمہاری جگہ میری زندگی میں آگئی، وہ اسے ساری بات بتاتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اور آپ نے انھیں صرف آپی کو اپنا نام دیا بس مجھے تو خود سے ہی شرم آرہی ہے کہ میری وجہ سے میری بہن کے ساتھ یہ سب ہو گیا اور آپ، آپ کو تو میں بھائی کہتی ہوں سمجھتی ہوں، آپ نے میری آپی کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ انھیں ایک بیوی کا درجہ نہیں دیا ان کے حق سے ان کو دور رکھا وہ کچھ نہیں بولیں کیونکہ وہ ہمیشہ دوسروں کے لیے اپنی خوشیاں قربان کرتی ہیں ان کے ساتھ رہ کر بھی، آپ کو یہ احساس نہیں ہوا؟ وہ اپنا سارا غصہ اس پر نکالتی ہے

دیکھو سانولی جو کچھ بھی تھا وہ پہلے تھا پر سب جبکہ مجھے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تم شہروز کی ہو چکی ہو میں اب ایسا کچھ نہیں چاہتا میرا یقین کرو اور مجھے اس سب کیلئے معاف کر دو، وہ اپنے کئے پر پچھتاوا ظاہر کرتا ہے

اگر آپ سچے ہیں اگر آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو ہی گیا ہے تو میری بہن کو دل سے قبول کریں ان کے چہرے پر وہ مسکراہٹ لائیں جو ہونی چاہئے اور معافی مجھ سے نہیں بلکہ ان سے مانگیں، مجھے پورا یقین ہے کہ وہ ایک دم سے آپ کو معاف کریں گیں، وہ بات کو مکمل کرتی کمرے سے نکل جاتی ہے

رکو میرے پاس آؤ، نازلی وارڈروب میں کپڑے رکھ کر جانے لگتی ہے جب دراب اسے بلاتا ہے

جی کچھ چاہئے؟ وہ اس کے پاس کھڑی ہوتی ہے

بیڈ پر بیٹھو، وہ بیٹھ جاتی ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دیکھو میں جو کہنے لگا ہوں مجھے پہلے ہی کہہ دینا چاہئے تھا پر خیر اب کہہ دیتا ہوں میں نے تمہیں تکلیف دی تمہیں خود سے دور رکھا اور دیکھو تم نے کبھی کوئی شکایت نہیں کی پر مجھے اب احساس ہو گیا ہے اور کسی نے احساس دلایا بھی ہے کہ میں غلطی پر تھا میں نے وہ چاہا جو میرے پاس نہیں تھا اور جو میرے پاس تھا اس کی قدر نہیں کی میں تم سے اپنے رویے کی باتوں کی اس ہر چیز کی معافی مانگتا ہوں جس سے تمہیں دکھ پہنچا مجھے معاف کر دو، وہ اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر معافی مانگتا ہے

آپ میرے شوہر ہیں یوں مجھ سے معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت کریں جو کچھ ہوا وہ آپ کی بھول تھی جو کسی سے بھی ہو سکتی ہے مجھے آپ سے نہ کوئی شکوہ شکایت تھی اور نہ ہی ہے، وہ بھی اس کے پاس بیٹھتی اس کے کاندھے پر اپنا سر رکھتی ہے

میں تمہیں اب کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا ہمیشہ تمہارا خیال رکھوں گا آئی لو یو، دراب اسے گلے لگاتا ہے جس پر وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر خوشی سے آنکھیں نم کرتی ہے

MEEBA ⭐⭐

سانولی سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی تھی کہ تبھی اچانک سے کوئی اسے پیچھے سے دھکا لگاتا ہے اپنا توازن برقرار نہ پانے کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر سیڑھیوں سے نیچے گر جاتی ہے اور اس کی منہ سے ایک فلک شگاف چیخ نکلتی ہے

سانولی، چیخ سن کر نازلی اور دراب بھاگتے ہوئے کمرے سے آتے ہیں

آپی، گرنے کی وجہ سے اس کے پیر میں موچ آجاتی ہے جس کے درد سے وہ رونے لگتی ہے

کیا ہوا؟ سائرہ بیگم بھی گھبراتے ہوئے آجاتی ہیں

سانولی، کیسے گری یہ؟ شہروز کو جیسے ہی اس کی آواز سنائی دی وہ بھی تڑپ کر اس کے پاس پہنچتا ہے

بے دھیانی میں سیڑھیوں سے اتری ہوگی اسی لیے خود ہی گری ہوگی سنبھل کر آنا چاہیئے تھانا، مالا دور کھڑی اپنا حصہ ڈالتی ہے

دراب ڈاکٹر کو کال کرو، شہروز اسے باہوں میں بھر کر کمرے میں لے جاتا ہے اور دراب اپنا موبائل نکال کر ڈاکٹر کو کال ملاتا ہے

یہ سب تم نے ہی کیا ہے نہ مالا کیوں، کیوں گرایا ہے تم نے سانولی کو ہاں؟ سائرہ بیگم اسے کھینچ کر کمرے میں لے آتی ہیں

میں کیوں کروں گی میں نے کچھ نہیں کیا، وہ مکر جاتی ہے

جھوٹ بول رہی ہو تم، تم نے ہی گرایا ہے میں تمہیں جانتی ہوں، سائرہ بیگم غصے میں بولتی ہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہاں گرایا ہے میں نے اسے جب جب میں اسے شہروز کے ساتھ دیکھتی ہوں میرا اسے مار دینے کو دل کرتا ہے اور کسی دن میں اسے مار ہی دوں گی میرے بھائی کو اور اسے دونوں کو اپنا عاشق بنا، وہ نفرت سے کہتی ہے

مالا، دفع ہو جاؤ اپنے کمرے میں، سائرہ بیگم اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کرتی ہیں تو وہ غصے سے وہاں سے چلی جاتی ہے

تم ٹھیک ہو؟ نازلی اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

تھوڑا درد ہو رہا ہے آپی، وہ اپنے بندھے ہوئے پیر کو دیکھتی ہے

تم آرام کرو میں بعد میں پھر آؤں گی، وہ اٹھ کر باہر نکل جاتی ہے

اب کیسا فیل ہو رہا ہے جان؟ نازلی کے جاتے ہی شہروز کمرے میں داخل ہوتا ہے

مجھے اب بھی درد ہو رہا ہے، وہ چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے کہتی ہے

تمہیں دھیان سے چلنا چاہئے تھا پر خیر اب کہیں جانا ہو کچھ چاہئے ہو تو مجھے کہنا میں ہر وقت تمہاری خدمت میں حاضر ہوں ہمم، وہ اس کے پاس بیٹھتا ہے

آپ میری خدمت کریں گے؟ وہ اس کی بات پر خوش ہوئی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اور نہیں تو کیا اور ویسے بھی جان میں تمہیں ہمیشہ گھومتی پھرتی دیکھنا چاہتا ہوں کبھی میرے آگے کبھی میرے پیچھے، کبھی ناراض سی کبھی محبت برساتی، وہ مسکراتا ہوا اس کی ناک کو ہلکا سا دباتا ہے تو وہ مسکرا دیتی ہے

آپ مزاق بھی کر لیتے ہیں مجھے نہیں پتا تھا، وہ ہنستی ہوئی کہتی ہے

میں تو اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں تم ایک باموقع تو دو میری جان، وہ معنی خیز سا جواب دیتا ہے

مجھے نیند سی آرہی ہے سونا چاہتی ہوں میں، وہ اس کی بات کو سمجھتے نیند کا بہانہ کرتی ہے

اوکے سو جاؤ، وہ اس کے اوپر کمفرٹر ڈالتا باہر نکل جاتا ہے وہ اسے جاتا دیکھ اپنا منہ کمفرٹر میں چھپا لیتی ہے

آج اسے گرے کئی دن ہو گئے تھے اب تو وہ آہستہ آہستہ خود چلنے لگی تھی

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے، شہروز اپنے کمرے میں جا رہا تھا جب مالا اس کا راستہ روکتی ہے

ہمم کرو، وہ بازوؤں سینے پر فولڈ کئے کھڑا ہوتا ہے

یہاں نہیں میرے کمرے میں، ضروری بات ہے، وہ کمرے میں چلی آتی ہے تو شہروز بھی پیچھے آتا ہے

اب کہو پر جلدی، وہ کمرے میں آکر اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں بات کو گھما کر نہیں کروں گئی کیونکہ پہلے بھی میں نے دیر کی اور اب پل پل پچھتاوے کی آگ میں جلتی ہوں میں، میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہے جانتی آپ اب شادی شدہ ہیں پر مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ چاہیں تو اسے بھی رکھ سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا دیکھیں میں نے آپ سے بہت محبت کی ہے مجھے مایوس مت کیجئے گا مجھ سے شادی کر لیں، مالا اس کے ہاتھ کو پکڑتی ہے

ہوش میں ہو کہ نہیں کیا بولے جا رہی ہو یہ سب؟ وہ اس کا ہاتھ جھٹکتا ہے

ایسا لگتا ہے کہ آج ہی مجھے ہوش آیا ہے کیونکہ اگر میں پہلے ہوش میں ہوتی تو آپ میرے ہوتے نہ کہ اس کے، مالا کسی طرح اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے

مالا اب تم میرا صبر آزما رہی ہو مجھے تم سے مزید ایسی کوئی بات نہیں کرنی جس کا کوئی مقصد نہیں، وہ واپس باہر کو مڑتا ہے

رو کیں، ایس بات کا تو مقصد ہے کہ میں آپ کو چاہتی ہوں میں ہی آپ کے لائق ہوں آپ میرے ہی ہوتے اگر وہ لڑکی بیچ میں نہ آئی ہوتی وہ تو کسی طرح سے آپ کے لائق نہیں، وہ سانولی کیلئے نفرت ظاہر کرتی ہے

خاموش ہو جاؤ مالا اب ایک اور لفظ بھی سانولی کے خلاف استعمال نہ کرنا، وہ اسے وارن کرتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کاش لالا کے ساتھ دھوکہ نہ ہوتا تو آج وہ آپ کے بجائے ان کی بیوی ہوتی، مالا غصے کے عالم میں وہ بول دیتی ہے جو نہیں بولنا چاہئے تھا

دھوکہ کیا مطلب ہے اس بات کا؟ شہروز کو کچھ سمجھ نہیں آتی

ہاں آپ کو کیسے معلوم ہوگا آپ کی معصوم بیوی نے تو اپنا یہ راز چھپار کھا ہوگا آپ سے تاکہ پکڑی نا جائے اس چھت کے نیچے رہ کر وہ آپ کو اور لالا دونوں کو پھانسے ہوئے ہے جیسے اس نے آپ کو اپنا دیوانہ بنار کھا ہے میرے لالا کو بھی اس نے ایسے ہی اپنا دیوانہ بنار کھا ہے لالا تو ان سے ہی شادی کرنا چاہتے تھے پر شادی ہوئی تو اس کی بہن سے مجھے تو لگا تھا کہ اگر میں اس کو گراؤں گی تو اس کی کوئی ہڈی پسلی ہی ٹوٹ جائے گی ہر، مالا نفرت سے کہتے جا رہی تھی جب شہروز اس کے گال پر ایک زوردار تھپڑ لگاتا ہے

مجھے تم سے کبھی محبت نہیں تھی پر اب نفرت ضرور ہو گئی ہے، وہ غصے سے باہر نکل جاتا ہے اور مالا اپنے گال پر ہاتھ رکھا بے یقینی سے اسے جاتے دیکھتی ہے

آرام سے آؤرو کو میں مدد کر دیتا ہوں، وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جب سامنے سے دراب آجاتا ہے

نہیں دراب بھائی میں خود اتر جاؤں گی، وہ آہستہ سے پاؤں رکھتی ہے

اس طرح سے تم پھر گر جاؤ گی بھائی کہتی ہو تو بھائی کا کہنا بھی مانو آؤ میں مدد کر دیتا ہوں، دراب اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھتی ہے جسے وہ تھام لیتا ہے شہروز جو پہلے ہی غصے میں تھا یہ منظر دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتا

شہروز چھوڑیں، کیا کر رہے ہیں؟ وہ بڑھ کر اسے بازوؤں میں بھرتا کمرے میں لے جاتا ہے دراب تو بس نا سمجھی سے دیکھتا ہی رہا

کیا کر رہیں ہیں؟ آپ کو ہوا کیا ہے؟ وہ اسے کمرے میں لا کر بیٹھ پر چھوڑتا ہے

تمہیں میرا چھونا برداشت نہیں اور باہر تم، وہ بات ادھوری چھوڑ اپنی کنپٹی مسلتا ہے

اچانک سے آپ کو ہو کیا گیا ہے؟ وہ اسے یوں دیکھ خود پریشان ہوتی ہے

بس یوں سمجھو جو تمہیں مجھے پہلے ہی بتا دینا چاہئے تھا وہ اب مجھے کسی اور سے پتا لگ گیا ہے، سانولی اب بھی کچھ نہیں سمجھتی تھی

آخر ایسا بھی کیا ہو گیا ہے میں نے کیا نہیں بتایا؟ وہ بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہے

یہی کہ دراب تمہیں پسند کرتا تھا شادی کرنا چاہتا تھا تم سے اور تمہارا مجھ سے گھبرانا، میرے قریب نہ آنا مجھے لگتا ہے کہ شاید تم بھی اسے ہی پسند کرتی تھی، وہ بیڈ پر جھک کر اس کے اردگرد اپنے ہاتھ رکھتا ہے

آپ غلط سوچ رہے ہیں میں نے ایسا نہیں چاہا، وہ اب گھبرانے لگی تھی

میں غلط نہیں سوچ رہا تم غلطی دوہرا رہی ہو ابھی بھی میرے قریب آنے سے تم گھبرا رہی ہو پر ڈرو نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کروں گا تم پر اپنا حق ہوتے ہوئے بھی تمہیں نہیں چھونے والا تمہیں میرا اپنے قریب آنا ناگوار گزرتا ہے تو ٹھیک ہے میں نہیں آؤں گا پر تم ہمیشہ ایسے ہی میرے ساتھ رہو گی،

وہ پیچھے ہوتا باہر نکل جاتا ہے شہروز کو جاتے دیکھ اس کی آنکھ سے شبنم کا ایک قطرہ گرتا ہے

کافی رات ہو گئی تھی شہروز ابھی تک واپس نہیں آیا تھا سانولی بے صبری سے اس کا انتظار کر رہی تھی کہ شہروز آئے تو وہ اس سے معافی مانگے گی اور بتائے گی کہ وہ اس کے لیے کتنا اہم ہے

تھوڑی دیر میں کمرے کا دروازہ کھلتا ہے تو شہروز اندر آیا وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتی ہے پر شہروز اسے دکھتا بھی نہیں

آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی میں، وہ آہستہ سے اٹھتی اس کی طرف جاتی ہے

آپ کہاں تھے مجھ سے ناراض ہیں کیا؟ وہ اس کی خاموشی پر پھر پوچھتی ہے

میں ناراض نہیں ہوں سو جاؤ، وہ بنا اس کی طرف مڑے جواب دیتا ہے

آپ میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہے؟ وہ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے

تھک گیا ہوں، وہ مختصر سا جواب دیتا ہے

نہیں آپ چھوٹ بول رہے ہیں آپ ہیں ناراض مجھ سے،وہ اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوتی سنجیدگی سے کہتی ہے

کہانا کہ نہیں ہوں ناراض اب جاؤ سو جاؤ،وہ جانے لگا پر سانولی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر سے اس کے سامنے کھڑی ہوئی

آپ کا مجھ سے ناراض ہونا بنتا بھی ہے پر میرا یقین مانیں ویسا کچھ نہیں جیسا آپ کو بتایا گیا ہے دراب بھائی میرے لیے صرف بھائی ہیں اور کچھ نہیں ہاں وہ پہلے مجھ سے ہی شادی کرنا چاہتے تھے پر وہ سب پہلے تھا جو اب نہیں ہے اب وہ اور آپی بہت خوش ہیں ایک دوسرے کے ساتھ میں نے آپ کو یہ نہیں بتایا تھا کیونکہ مجھے بھی کچھ پتہ نہیں تھا اور جب پتہ چلا تو مجھے یہ بتانا اہم نہیں لگا مجھے آپ کے غصے سے ڈر بھی تو لگتا ہے اور اسی لیے جب آپ میرے قریب آتے ہیں تو میں گھبرا جاتی ہوں پر آج آپ کے غصے کی پرواہ کئے بنا میں کہتی ہوں کہ مجھے آپ سے عشق ہے، عشق ہے، عشق ہے،وہ بھی ویسے ہی باہیں پھیلا کر کہتی ہے جیسے شہروز نے اس سے کہا تھا وہ زرا سی لڑکھڑاتی ہے تو شہروز اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر پکڑ لیتا ہے

آئی لو یو،وہ مسکراتی ہوئی شہروز کے گلے میں باہیں ڈالتی اس کی گردن پر اپنے نازک سے لب رکھتی ہے

کیا اب مجھ سے ڈر نہیں لگ رہا؟وہ ایسے ہی اسے تھامے کھڑا ہوتا ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نہیں کیونکہ ابھی آپ غصے میں نہیں ہیں، وہ اس کے گالوں کو پیار سے کھینچتی ہے

تم پر تو کبھی غصہ نہیں کر سکتا تم تو میرے دل کا سکون ہو جان جب مالا نے بتایا کہ اس نے مجھے پانے کیلئے تمہیں گرایا تھا تو سوچا اس کی جان ہی لے لوں پر تمہیں سوچا تو غصے پر تھوڑا قابو پاتے ہوئے اسے بخش دیا، وہ اسے اٹھا کر ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھاتا ہے

آئی لو یو شہروز آئی لو یو سو مچ، وہ چہکتی ہوئی اس کے گلے میں باہیں ڈالتی ہے

آئی لو یو ٹو جان، وہ مسکراتا اس کے گلاب کی پنکھڑیوں جیسے نازک لبوں پر جھکتا ان کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگتا ہے وہ بھی اس بار کوئی مزاحمت نہیں کرتی

تمہارا حال تو ابھی سے بے حال ہو گیا ہے جان، آگے کیا ہو گا؟ وہ اس کے ہونٹوں کو چھوڑتا اسے لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے دیکھتا اپنی ہنسی دبا کر معنی خیز انداز میں کہتا ہے

آگے بھی وہی ہو گا جو آپ چاہتے ہیں جان، وہ اس کے بالوں کو ہاتھ سے خراب کرتی ہے شہروز دوبارہ اس کے لبوں کو اپنی قید میں لیتا اسے اپنے سینے پر اٹھاتا ایک ہاتھ سے اس کے لمبے بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتا ہے تو وہ آبشار کی طرح سانولی کی کمر پر بکھر جاتے ہیں شہروز اسے بیڈ پر لیٹاتا ہے، اس کے ہونٹوں کو چھوڑ اس کے گلے سے دوپٹے کو اتار کر نیچے پھینکتا ہے اور گردن پہ بنے اس تل ہر اپنے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

لب رکھتا ہے شہروز کے ہاتھ اس کی کمر سے ہوتے پیٹ تک آتے ہیں شہروز اسے اتنی نرمی سے چھوتا ہے جیسے کہ وہ کوئی موم کی گُڑیا ہو

شہروز آپ کی مونچھیں چبھ رہی ہیں مجھے، وہ معصوم چہرے سے اسے شکایت لگاتی ہے

He wants to love

But he can't love

Give him some Xs and Os

Cuz love is love

By: Muneeba Sarif

جان آج میں تمہیں کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا کیونکہ آج تم خود میرے قریب آئی ہو اور بھی تو تم مجھے محسوس کرنے کو ملی ہو میں تمہیں نہیں چھوڑنے والا اب تمہیں میری ساری شدتیں برداشت کرنیں ہوں گیں، اب وہ اور کچھ نہیں بولتی شہروز اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر اسے ایک اور ہی دنیا میں لے جاتا ہے اور وہ خود کو خوشی خوشی سے اس کے حوالے کر دیتی ہے آج کی رات سن کے ملن، ان کے ایک ہونے کی رات تھی

Song Lyrics: Together

Written by: Muneeba Sarif

Lost in the moment, I see your face

A vision of beauty, a love that's hard to replace

I was searching for a love, that would set me free

But then I saw you, and my heart skipped a beat

Your smile lit up the night, and I knew I was done

I was caught up in your eyes, and I knew I'd found my home

We're dancing on the edge, of a love so true

Our hearts beating as one, our love shines through

We're chasing the highs, and the lows we'll face

But with you by my side, I know we'll find our place

Together, we're unstoppable, our love will never fade

We're writing our own story, in this love we've made

With every kiss, our love grows stronger still

Together, our hearts beat as one, and our love will never stand still

We're the dreamers, we're the ones who dare

We're the lovers, who'll leave our mark

We'll chase the sunrise, and we'll dance in the rain

Together, our love will forever remain

I was lost in the darkness, but you shone a light

You guided me through the night, and led me to the fight

I'm not alone, I'm with you, and together we'll rise

Our love will shine so bright, and light up the skies

We're dancing on the edge, of a love so true

Our hearts beating as one, our love shines through

We're chasing the highs, and the lows we'll face

But with you by my side, I know we'll find our place

Together, we're unstoppable, our love will never fade

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

We're writing our own story, in this love we've made

With every kiss, our love grows stronger still

Together, our hearts beat as one, and our love will never stand still

In your eyes, I see forever

A love that's real, a love that's true

With you by my side, I feel complete

Together, our love will forever repeat

Together, we're the ones who'll shine

Our love will light the way, and guide us through the night

We'll dance under stars, with our hearts beating fast

Together, our love will forever last.

ختم شُد

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels